13.143

عاشورہ

حضرت شیخ **محمد عبدالحق** محدث دہلوی رحمتہ اللہ علیہ

تدوین و تزئین

مولانا محمد شریف نقشبندی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور ــــ کراچی ○ پاکستان

Marfat.com

13

عاشورہ

حضرت سید المحدثین شیخ **عبد الحق** محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

— تدوین —

مولانا محمد شریف نقشبندی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور۔ کراچی ○ پاکستان

Marfat.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

85105

نام کتاب : عاشورہ

مصنف : حضرت شیخ محمد عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ : مولانا محمد شریف نقشبندی

اشاعت : دسمبر 2001ء

تعداد : ایک ہزار

ناشر : ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور

قیمت : [redacted] روپے

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 7221953

9۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ 7225085-7247350

فیکس:۔ 042-7238010

14۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی

فون:۔ 021-2210212-2212011-2630411

e-mail:- zquran@brain.net.pk

Visit us at:- www.ziaulquran.com

Green Dome International Ltd.

148-164 Gregory Boulevard, Nottingham, NG7 5JE U.K.

Tel:- 0115-911 7222 Fax:- 0115 911 7220

Marfat.com

فہرست

نام مضمون	صفحہ
عاشورہ کیا ہے؟	۶
عاشورہ کا روزہ کا ترک کرنا	۷
قریش کا ایام جاہلیت میں عاشورہ کا روزہ رکھنا۔	۷
یوم عاشورہ کا ایام اللہ ہونا	۷
یوم عاشورہ بطور عید منایا جاتا تھا	۸
یوم عاشورہ یوم نجات ہے	۹
یوم عاشورہ فرعون کی ہلاکت کا یوم ہے	۹
یوم عاشورہ کی طرف رغبت دلانا	۱۰
فرضیت رمضان کے بعد یوم عاشورہ کی اہمیت۔	۱۰
یوم عاشورہ کیا ہے؟	۱۰

نام مضمون	صفحہ
بچوں کو کھلونا دینا	۱۱
عاشورہ کا روزہ اور فطرہ کے صدقہ کی ادائیگی۔	۱۱
ماہِ رمضان سب سے افضل ہے	۱۲
گزشتہ سال بھر کے گناہوں کا کفارہ	۱۳
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عاشورہ کا روزہ رکھا۔	۱۳
حضرت ابن عباس کا یوم عاشورہ کے متعلق فرمان	۱۴
یہود کی مخالفت کرنا	۱۴
چہار عمل کا عامل ہونا	۱۴
فضیلت والا روزہ	۱۵
افضل نماز اور افضل مہینہ	۱۵

Marfat.com

ایک قوم کی توبہ کی مقبولیت	۱۵
توبۃ النصوح کی تجدید کرنا	۱۵
ایک دن پہلے اور ایک دن بعد کا روزہ رکھنا۔	۱۷
انبیاء کرام کا روزہ رکھنا	۱۸
دو سال کی عبادت کا ثواب	۱۸
یہود کی مخالفت اور نویں کا روزہ رکھنا	۱۸
سال بھر کے روزوں کا اجر	۱۹
یوم عاشورہ کی حکمت عجیبہ	۱۹
رزق میں فراخی ہونا	۲۰
مہینہ کا سردار محرم الحرام کا مہینہ ہے	۲۰
ملائکہ میں افضل کون ؟	۲۱
رسومِ بد سے اجتناب کرنا	۲۱
اثمد کا سرمہ لگانا	۲۴
چہار دروازوں والا قبہ	۲۶
دس ہزار فرشتوں کا ثواب دیا جانا	۲۷
قیامت کا قائم ہونا	۲۷
تخلیق جبریل	۲۷
شہادت حضرت حسین رضی اللہ عنہ	۳۰
جبریل کا شہادت کی خبر دینا	۳۰
شہادت گاہ کی مٹی لانا	۳۰
سرخ رنگ کی مٹی لانا	۳۱
جبریل کا مقتل گاہ کی مٹی لانا	۳۱
قاتل حسین پر غضب الٰہی	۳۲
محبوب خدا کو قتل حسین کا ملال ہونا	۳۳
حضرت حسین کے بدلہ میں ستر ہزار کا قتل ہونا	۳۳
مٹی سونگھنا اور آنکھوں سے آنسو بہنا	۳۳
حیرت زدہ خبر لانا	۳۴
قاتل حسین پر عذابِ شدید ہونا	۳۴
سنِ کہولت کی آمد	۳۵
مقتل حسین سے آنا	۳۵
سر مبارک عبید اللہ بن زیاد کے پاس لایا جانا	۳۶
ابن زیاد کا امام حسین کے حسن کی تعریف کرنا	۳۶
ایک بوتل میں خون	۳۷
جنات کی آہ وزاری	۳۷

Marfat.com

جنات کا اشعار میں نوحہ خوانی کرنا	۳۸
یزید کا رخنہ ڈالنا	۳۸
سنت کو بدلنے والا شخص	۳۹
بیس کوڑوں کی سزا	۳۹
مصالحتِ امام حسن رضی اللہ عنہ	۴۱
یزید کی خلافت کے لیے عہد لیا جانا	۴۱
حضرت ابن عمر کا بیعت کے لیے بلوایا جانا	۴۱
ابن زبیر کو بلوایا جانا	۴۲
حضرت امیر معاویہ کا منبر پر چڑھ کر خطبہ پڑھنا	۴۳
فساد برپا کرنے والے افراد	۴۴
یزید کے لیے موت کی آرزو کرنا	۴۵
شامیوں کا یزید کی بیعت کرنا	۴۵
عراق کی جانب روانگی کا قصد کرنا	۴۶
حضرت حسین کی خدمت میں خطوط روانہ کرنا ۔	۴۸
یوم عاشورہ کا مصائب زدہ منظر	۴۸
دارالامارۃ کی طرف اشارہ کرنا	۴۹
سر اقدس یزید کے پاس آنا	۵۰
اللہ اور فرشتوں کی لعنت کس پر	۵۱
لشکر سردار کی ہلاکت	۵۱
غلافِ کعبہ کا جل جانا	۵۲

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آپ فرماتی ہیں کہ رمضان کے روزہ کے فرض ہونے سے پہلے یوم عاشورہ میں روزہ رکھا جاتا تھا۔ جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا، جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے روزہ نہ رکھے۔

پھر ایک روایت میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے یوم عاشورہ میں روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ (الحدیث)

روایتِ دیگر میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رمضان کے فرض ہونے سے پہلے یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے اور یہی وہ روز ہے کہ جس روز کعبۃ اللہ پر غلاف چڑھایا جاتا تھا۔ آپ فرماتی ہیں کہ جب فرضیتِ رمضان کا نزول ہُوا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو چاہے روزہ رکھے تو وہ روزہ رکھ سکتا ہے اور جو چاہے کہ نہ رکھے

Marfat.com

تو وہ ترک کر سکتا ہے۔

عاشورہ کا روزہ کا ترک کرنا

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ زمانہ جاہلیت میں عاشورہ کے روز قریش بھی روزہ رکھتے تھے اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی روزہ رکھتے تھے۔ جب آپ مدینہ منوّرہ میں تشریف لائے تو آپ نے اس کے روزہ کا حکم فرمایا۔ پھر جب فرضیتِ رمضان کا حکم ہوا تو عاشورہ کا روزہ چھوڑ دیا۔ اب جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ جب رمضان فرض ہُوا تو نبی غیب دان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے۔

قریش کا ایام جاہلیت میں عاشورہ کا روزہ رکھنا

ایک روایت ہے کہ قریش ایّام جاہلیت میں عاشورہ کا روزہ رکھا کرتے تھے پھر حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا جو روزہ رکھنا چاہے رکھ سکتا ہے اور جو نہ رکھنا چاہے نہ رکھے۔ اس کی تفصیلات بخاری و مسلم نے دی ہیں اور امام مالک اور ابوداؤد اور امام ترمذی نے چوتھی روایت نقل کی ہے۔

یوم عاشورہ ایّام اللہ ہونا

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایام جاہلیّت میں لوگ

Marfat.com

بروز عاشورہ روزہ رکھتے تھے اور رمضان کے فرض ہونے سے قبل نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے بھی خود روزہ رکھا ہے اور باقی تمام اہلِ اسلام نے بھی۔ پھر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو محبوب خدا علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا کہ یوم عاشورہ ایام اللہ ہے لہٰذا جو چاہے روزہ رکھے۔

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کی خدمت قدسیہ میں عاشورہ کے دن کا تذکرہ کیا گیا تو آپ نے فرمایا یہ وہ یوم ہے کہ جس یوم میں جہالت کے دَور میں روزہ رکھا جاتا تھا اور اَب جو چاہے روزہ رکھے اور جو چاہے نہ رکھے اس کی توضیح بخاری و مسلم نے کی۔ اور بخاری سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یوم عاشورہ کا روزہ رکھا اور اس کا حکم بھی فرمایا پھر فرضیتِ رمضان پر آپ نے یوم عاشورہ کا روزہ رکھنا چھوڑ دیا۔

اور مسلم نے دوسری روایت کی مثل بیان کرتے ہوئے کہا کہ جو تم میں سے روزہ رکھنا پسند کرے وہ رکھے اور جو ناپسند کرے وہ ترک کر دے۔ ابوداؤد نے پہلی روایت کی طرح ذکر کیا۔

یومِ عاشورہ بطور عید منایا جاتا تھا

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ یہود یوم عاشورہ کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے اور اس روز کو بطور عید مناتے تھے تب محبوب خدا علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا کہ تم بھی اس دن روزہ رکھو

ایک روایت میں ہے کہ اہلِ خیبر بروز عاشورہ روزہ رکھتے اور عید مناتے تھے

Marfat.com

اور اپنی عورتوں کو اس روز کپڑے اور زیورات سے آراستہ کرتے تھے۔ تب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تم بھی روزہ رکھو۔ بخاری و مسلم نے اس کی تخریج کی۔

یومِ عاشورہ یومِ نجات ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے اُنہوں نے کہا کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جب مدینہ منورہ میں آئے تو یہود کو دیکھا کہ یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے ہیں۔ آپ نے اُن سے پوچھا یہ کیا ہے؟ تو اُنہوں نے کہا یہ بہت بہتر دن ہے اس روز اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو ان کے دشمنوں سے نجات دی تو اُنہوں نے روزہ رکھا۔ اُس وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تم سے بڑھ کر ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ماننے والے ہیں۔ پھر آپ نے اس دن کا روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم بھی فرمایا۔

یومِ عاشورہ فرعون کی ہلاکت کا یوم ہے

ایک اور روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُن سے فرمایا یہ کون سا دن ہے جس میں تم روزہ رکھتے ہو؟ اُنہوں نے کہا یہ بہت بڑا دن ہے اس روز اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم کو نجات دی اور فرعون اور اس کی قوم کو غرق کیا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بطور شکرانہ روزہ رکھا ہم اس کی عظمت میں روزہ رکھتے ہیں۔ بخاری و مسلم نے اس کی تخریج کی اور ابو داؤد نے دوسری روایت نکالی۔

Marfat.com

یوم عاشورہ کی طرف رغبت دلانا

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم عاشورہ کے دن کا روزہ رکھنے کا حکم فرماتے اور اس کی طرف راغب بھی کرتے اور اس کا عہد بھی کراتے تھے۔ پھر جب رمضان کی فرضیت کا نزول ہُوا تب آپ نے ہمیں اس کا نہ ہی حکم دیا اور نہ ہی منع کیا اور نہ ہی عہد لیا۔ مسلم نے اس کی تخریج کی

فرضیت رمضان کے بعد یوم عاشورہ کی اہمیّت

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اشعث بن قیس حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور وہ بروز عاشورہ کھانا تناول فرمارہے تھے اور کہا اے ابو عبدالرحمٰن یہ تو یوم عاشورہ ہے۔ وہ کہنے لگے کہ رمضان کے فرض ہونے سے قبل روزہ رکھا جاتا تھا۔ پھر جب ماہ رمضان فرض ہُوا تو اسے ترک کر دیا گیا۔ لہٰذا اگر تم روزہ سے نہیں ہو تو کھانا تناول فرماؤ۔ بخاری و مسلم نے اس کی تخریج کی ہے۔

یوم عاشورہ کیا ہے؟

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی غیب دان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اسلمی مرد کو حکم فرمایا کہ وہ لوگوں کو خبردار کر دے کہ جس نے سحری کھائی ہے وہ باقی دن کا روزہ بھی رکھے اور جس نے نہیں کھائی وہ بھی روزہ رکھے کیونکہ یہ بروز عاشورہ ہے۔

Marfat.com

ایک اور روایت ہے کہ ایک اسلمی مرد سے فرمایا کہ تم اپنی قوم کو خبردار کر دو یا یہ فرمایا کہ تم لوگوں کو خبر دو ۔ شک راوی ہے ۔ اس کی تخریج بخاری و مسلم اور نسائی نے کی ہے اور حضرت عبدالرحمٰن بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اسی کی مثل ابوداؤد نے تخریج کی ہے۔

بچوں کو کھلونا دینا

حضرت ربیع بنت حضرت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عاشورہ کی فجر کو مدینہ منورہ کے اردگرد کے انصاریوں کے دیہاتوں میں اطلاع بھجوادی کہ جو شخص روزہ سے ہو وہ اپنا روزہ پورا کرے اور جو روزہ دار نہ ہو وہ تمام دن روزہ داروں کی مثل گزارے پھر اس کے بعد ہم خود بھی روزہ رکھتے اور اپنے چھوٹے بچوں کو روزہ رکھاتے اور ہم مسجد میں چلے جاتے اور ان بچوں کے لیے ہم اُون کے کھلونے بنا دیتے جو بچہ کھانے کی خواہش میں روتا ہم اُسے کھلونا پیش کرتے یہاں تک کہ روزہ چھوڑنے کا وقت ہو جاتا ۔ بخاری و مسلم نے اس کی تخریج کی اور ایک دوسری روایت بھی اس جیسی ہے ۔

عاشورہ کا روزہ اور فطرہ کے صدقہ کی ادائیگی

حضرت قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم یوم عاشورہ کا روزہ رکھتے اور فطرہ کا صدقہ ادا کرتے ۔ پھر جب رمضان فرض ہوا اور زکوٰۃ کا حکم آیا تو پھر ہمیں نہ تو اس کا حکم دیا گیا اور نہ ہی اس سے روکا گیا ہم اسی

Marfat.com

طرح کرتے رہے۔ نسائی نے اس کی تخریج کی ہے۔

محمد صیفی سے منقول ہے اُنہوں نے کہا کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے یوم عاشورہ میں پوچھا کہ کیا تم میں سے کسی نے آج کچھ کھایا ہے؟ عرض کیا یارسول اللہ! ہم میں سے کچھ تو روزہ سے ہیں اور کچھ روزہ سے نہیں ہیں۔ فرمایا تم تمام کے تمام باقی دن کو پورا کرو اور ارد گرد کے لوگوں کو خبر دے دو کہ وہ اپنا باقی دن یونہی پورا کریں۔

حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ انھیں یہ روایت پہنچی کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حارث بن ہشام کو اطلاع کرائی کہ کل عاشورہ کا دن ہے تم روزہ رکھنا اور اپنی اولاد کو کہنا کہ وہ بھی روزہ رکھیں مؤطا میں اس کی تخریج ہے۔

ماہ رمضان سب سے افضل ہے

حضرت عبید اللہ بن ابی یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سُنا کہ ان سے یوم عاشورہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو اُنہوں نے کہا میں اس بات کا علم نہیں رکھتا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی ایسے دن کا روزہ رکھا ہو اور اس دن کے سوا دوسرے دنوں پر اس کی فضیلت طلب کرتے ہوں۔ کوئی ماہ رمضان کے مہینہ سے افضل نہیں ہے۔

عبداللہ بن موسیٰ نے کہا کہ میں نے دیکھا نہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے

Marfat.com

دن کے روزہ کی تلاش میں ہوں جسے دوسرے دن پر فضیلت ہو سوائے عاشورہ کے دن کے اور ماہ رمضان کے۔ بخاری و مسلم نے اس کی تخریج کی۔

گذشتہ سال بھر کے گناہوں کا کفارہ

حضرت ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ میں عاشورہ کے دن کا روزہ رکھنے پر گمان کرتا ہوں کہ اس دن کو اللہ تعالیٰ گزرے ہوئے سال کے گناہوں کا کفارہ بنا دے۔ اس کی تخریج ترمذی نے کی ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم عاشورہ کا روزہ رکھا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے یوم عاشورہ کا روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔ ترمذی نے اس کی تخریج کی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے اُنہوں نے فرمایا کہ حضور نبی پاک صاحبِ لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا اگر اگلے سال میں زندہ رہا تو ضرور نویں اور عاشورہ کا روزہ رکھوں گا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ اُنہوں نے کہا کہ جب محبوب خدا علیہ التحیۃ والثناء نے عاشورہ کا روزہ رکھا اور روزہ رکھنے کا حکم فرمایا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ یہ تو وہ دن ہے کہ جس دن کی یہود و نصاریٰ تعظیم کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ

Marfat.com

آئندہ سال نویں کا بھی روزہ رکھوں گا۔ پھر آئندہ سال ایسا ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انتقال فرمایا۔

حضرت ابن عباس کا یوم عاشورہ کے متعلق فرمان

حکم بن اعرج کی روایت میں ہے کہ اُنھوں نے کہا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس میں اُس وقت پہنچا جب وہ زمزم شریف سے اپنی چادر لپیٹے ٹیک لگا کر بیٹھے تھے۔ میں نے کہا کہ عاشورہ کے روزہ کے بارے میں فرمایئے؟ آپ نے فرمایا کہ جب تم محرم الحرام کا چاند دیکھو تو کھاؤ اور نویں کا روزہ رکھو۔ کہا کہ کیا محبوب خدا علیہ التحیۃ والثناء اسی طرح روزہ رکھا کرتے تھے؟ فرمایا، ہاں۔ اسے مسلم نے بیان کیا اور ابوداؤد نے دوسری اور تیسری کو۔

یہود کی مخالفت کرنا

ایک روایت میں رزین نے حضرت عطاء سے نقل کرتے ہوئے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے سُنا کہ وہ فرماتے تھے کہ نویں اور دسویں کا روزہ رکھو اور یہود کی مخالفت کرو۔

چہار عمل کا عامل ہونا

حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں کہ چار عمل ایسے ہیں جنہیں محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی ترک نہیں کیا۔ ا۔ عاشورہ، عشرہ

Marfat.com

ذوالحجہ اور ہر ماہ کے تین روزے اور فجر سے پہلے دو رکعت۔ نسائی نے اسے بیان کیا۔

فضیلت والا روزہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کے مہینہ کے بعد سب سے افضل روزہ اللہ کے مہینہ محرم کا ہے۔ اور فرائض پنج گانہ کے بعد سب سے زیادہ افضل نماز صلوٰۃ اللیل ہے۔

افضل نماز اور افضل مہینہ

ایک اور روایت میں مروی ہے کہ راوی نے کہا کہ دریافت کیا گیا کہ کون سی نماز فرائض مکتوبہ کے بعد افضل ہے؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے فرمایا: صلوٰۃ اللیل۔ اور کون سا روزہ رمضان کے بعد افضل ہے؟ فرمایا اللہ کا مہینہ محرم۔ اس کی مسلم اور ابو داؤد نے تخریج کی۔ ترمذی اور نسائی نے پہلی روایت کی تخریج کی۔

ایک قوم کی توبہ کی مقبولیّت

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے ایک آدمی نے دریافت کیا کہ وہ کونسا مہینہ ہے جو رمضان کے بعد ہے جس میں آپ مجھے

Marfat.com

حکم دیں کہ میں روزہ رکھوں؟ آپ نے فرمایا میں نے نہیں سُنا کہ کسی نے اس کے متعلق پوچھا ہو۔ سوائے اس کے کہ میں نے سُنا کہ ایک مرد نے رسول خدا علیہ التحیۃ والثناء سے پوچھا کہ میں اُس وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں بیٹھا ہوا تھا اُس نے استفسار کیا کہ یا رسول اللہ! رمضان المبارک کے بعد آپ کس مہینہ کا حکم فرماتے ہیں کہ میں روزہ رکھوں؟ آپ نے فرمایا اگر تم رمضان کے بعد روزہ رکھنا چاہتے ہو تو محرم کا روزہ رکھو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے اس میں ایک روز ایسا ہے جس میں ایک قوم کی توبہ اللہ تعالیٰ نے قبول کی اور پھر دوسری قوم کی توبہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا۔ ترمذی نے اس کی تخریج کی۔

یہ وہ احادیث ہیں جو صحاح ستّہ میں موجود ہیں اور جامع الاصول میں ذکر کی گئی ہیں۔ ازاں بعد ہم اُن احادیث کا تذکرہ کرتے ہیں جو جامع کبیر میں مذکور ہیں جسے شیخ عارف باللہ علی متقی نے تالیف فرمایا اور اسے علامہ جلال الدین سیوطی نے ترتیب دے کر جمع الجوامع میں تحریر کیا۔ اگرچہ اس میں احادیث مذکورہ بھی دوسری سندوں کے ساتھ روایت کی گئی ہیں یہاں اسے دوبارہ تحریر کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ وہ صحاح کی سندوں کے ساتھ بیان ہو چکی ہیں۔ البتہ اگر دوسرے الفاظ کے ساتھ ذکر ہوتیں جو جامع الاصول میں نہیں ہیں تو وہ بیان کر دی جاتیں۔ ان کے علاوہ جو احادیث ہیں انھیں ہم بیان کرتے ہیں۔

توبۃ النصوح کی تجدید کرنا

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے کہا کہ

Marfat.com

حضور نبی غیب دان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اگر تم رمضان کے مہینے کے بعد روزہ رکھنا چاہو تو محرم کا روزہ رکھو کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا مہینہ ہے ۔ اس مہینہ میں ایک دن ایسا ہے جس میں ایک قوم کی توبہ اللہ تعالیٰ نے قبول فرمائی اور دوسری قوم کی توبہ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے گا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لوگوں کو رغبت دلائی کہ یوم عاشورہ میں توبۃ النصوح کی تجدید کریں اور توبہ کی مقبولیت کی آرزو رکھیں ۔ پھر جس شخص نے اس روز اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگی تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ ویسے ہی قبول فرمائے گا ۔ علامہ ترمذی نے اسے روایت کیا ۔

ایک دن پہلے اور ایک دن بعد کا روزہ رکھنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے اُنہوں نے کہا کہ حضور نبی غیب دان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ عاشورہ کے دن کا روزہ رکھو اور اس میں یہود کی مخالفت کرو اور اس کے ایک روز پہلے اور ایک روز بعد کا بھی روزہ رکھو ۔ امام احمد نے اسے روایت کیا ۔

اور پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہا کہ محبوب خدا علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا کہ اگر میں زندہ رہا تو عاشورہ سے ایک روز پہلے اور ایک روز کے بعد روزہ رکھنے کا حکم کروں گا ۔ بیہقی نے شعب الایمان میں اس کی روایت کی ۔

Marfat.com

انبیاء کرام کا روزہ رکھنا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ عاشورہ کا روزہ رکھو کیونکہ اس دن انبیاء کرام روزہ رکھتے تھے تو تم بھی روزہ رکھو۔ اسے ابن ابی شیبہ نے بیان کیا۔

پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ محبوب خدا علیہ التحیۃ و الثناء نے فرمایا عاشورہ کا دن تم سے پہلے لوگوں کی عید کا دن ہے تم بھی اس روز روزہ رکھو۔ اسے بزار اور دیلمی نے روایت کیا۔

۲دو سال کی عبادت کا ثواب

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے اُنہوں نے کہا کہ جس نے محرم الحرام کے تین دن کے روزے رکھے۔ جمعرات۔ جمعہ اور ہفتہ تو اس کے حق میں دو سال کی عبادت کا ثواب لکھا جائے گا۔

یہود کی مخالفت اور نویں محرم کا روزہ رکھنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ جب آئندہ سال آئے گا تو ہم نویں کا بھی روزہ رکھیں گے۔

اور انہی سے مروی ہے کہ رسول خدا علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا کہ جب آئندہ

Marfat.com

سال آئے گا تو ہم نویں کا روزہ بھی رکھیں گے۔

اور پھر انہی سے مروی ہے کہ نبی پاک صاحب لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا کہ اگر میں زندہ رہا تو یہود کی مخالفت کروں گا اور نویں کا بھی روزہ رکھوں گا۔

سال بھر کے روزوں کا اجر

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے یوم الزینت کا روزہ رکھا اس نے سال بھر کے گزرے ہوئے روزوں کا اجر پا لیا یعنی عاشورہ کے دن کا روزہ۔

یوم عاشورہ کی حکمت عجیبہ

ابو الشیخ نے کتاب الثواب میں روایت کیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام عاشورہ کے روز اپنی کشتی سے جُودی پہاڑ پر اُترے اور روزہ رکھا اور اپنے ہمراہیوں کو شکرانہ ادا کرنے کے لیے روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ اور اسی عاشورہ کے روز اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی لغزش کی توبہ کو قبول فرمایا اور حضرت یونس علیہ السلام کے شہر والوں پر اور اسی روز بنی اسرائیل پر دریا پھاڑا گیا اور اسی روز حضرت ابراہیم اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام نے تولد فرمایا۔

Marfat.com

رزق میں فراخی ہونا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوم عاشورہ جس نے اپنے گھر والوں پر رزق میں فراخی کی تو پھر تمام سال اُس کے ہاں فراخی ہی رہے گی۔

مہینوں کا سردار محرم الحرام کا مہینہ ہے

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:-

حضرت آدم علیہ السلام سید الناس ہیں

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سید العرب ہیں

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ سید الروم ہیں

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سید الفارس ہیں

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سید الحبش ہیں

اور اسی طرح پہاڑوں کا سردار طور سینا ہے اور درختوں کا سردار سدرہ ہے اور مہینوں کا سردار محرم الحرام ہے اور دنوں کا سردار جمعہ المبارک ہے اور کلام کا سردار قرآن مجید ہے اور قرآن مجید میں سردار سورہ بقرہ ہے اور سورۂ بقرہ میں سردار آیۃ الکرسی ہے۔ خبردار آیۃ الکرسی میں پانچ کلمات ہیں اور ہر کلمہ میں پچاس برکتیں ہیں۔ دیلمی نے اپنی مسند الفردوس میں بیان کیا اور یہ ضعیف ہے۔

Marfat.com

ملائکہ میں افضل کون؟

صاحب تصنیف علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ اس بارے میں دیگر احادیث میں وارد ہے کہ سب سے افضل مہینہ رمضان کا مہینہ ہے اور وہ روایت جسے طبرانی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میں تمھیں اس امر سے خبردار نہ کروں کہ ملائکہ میں افضل حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں اور دنوں میں افضل یوم جمعہ اور مہینوں میں افضل ماہ رمضان اور راتوں میں افضل لیلۃ القدر اور عورتوں میں افضل مریم بنت عمران ہے۔

مگر یہ کہ افضلیت اور سیادت میں بہت اشتباہ ہے۔ خوب غور کیجئے اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔

رسوم بد سے اجتناب کرنا

حضرت شیخ شہاب الدین بن حجر الہیثمی مصری مفتی مکہ مکرمہ اور اپنے دور کے رئیس الفقہاء والمحدثین اپنی کتاب صواعق محرقہ میں رقم طراز ہیں کہ خبردار! حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عاشورہ کے دن جو مشکلات کا سامنا ہوا حقیقت میں یہ شہادت ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے ہاں ان کے مراتب کو بلندی اور منزلت کو وسعت ملتی ہے اور اہل بیت اطہار کے درجات کی بلندی مقصود تھی لہٰذا جو بھی اس دن وقوع پذیر ہونے والے مصائب و آلام کا ذکر کرے تو اس کے لیے مناسب ہے کہ وہ حکم الٰہی کو بجالانے کے لیے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کی تلاوت میں مشغول ہو تاکہ اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

جو اس پر ثواب مرتب فرمایا ہے اس کا سزاوار ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَۃٌ۔ اس روز کسی اور طرف التفات نہ کرے سوائے اس کے یا اس کی مثل بڑی بڑی نیکیاں مثلاً روزہ۔ خبردار، خبردار! روافض کی بدعات میں مشغول نہ ہو جانا مثلاً گریہ وزاری، ماتم ونوحہ وغیرہ کیونکہ یہ بات مسلمانوں کے اخلاق سے بہت دور ہے ورنہ اگر ایسا ہوتا تو یقیناً محبوب خدا علیہ التحیۃ والثناء کے انتقال شریف کا روز اس سے زیادہ غم کا سزاوار ہوتا۔ متعصب خارجیوں کی بدعات سے اجتناب کرو جو اہل بیت اطہار کی ہجو کرتے ہیں۔ جہلاء کی بدعات سے اجتناب کرو جو فاسد کو فاسد سے، بدعت کو بدعت سے۔ برائی کو برائی سے تقابل کرتے ہیں کہ وہ لوگ انتہائی مسرت کا اظہار کرتے ہیں، عید مناتے ہیں، زینت کی نمائش کرتے ہیں۔ جیسے خضاب سرمہ اور نئی پوشاک اور فضول خرچی خلاف عادت کھانے پکانے وغیرہ میں مشغول ہوتے ہیں اور یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ یہی اتباع سنت ہے اور امور عادیہ میں سے ہیں حالانکہ ان تمام امور کا ترک کرنا ہی سنت نبوی ہے۔ اس لیے نہ ہی اس کے متعلق معتبر روایات ملتی ہیں اور نہ ہی اثر جس کی طرف رجوع کیا جا سکے۔

بعض امامین سے اور فقہاء کرام سے حقیقی طور پر یوم عاشورہ میں سرمہ لگانے غسل کرنے، مہندی لگانے، کھچڑی پکانے۔ نئی پوشاک پہننے اور خوشی کا اظہار کرنے کے متعلق پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا کہ اس کے متعلق نہ تو رسول خدا علیہ التحیۃ والثناء سے کوئی روایت ملتی ہے اور نہ ہی کسی صحابی کا عمل ہے اور نہ ہی ائمۃ المسلمین سے کوئی ثبوت ملتا ہے اور نہ ہی ائمہ اربعہ اہل سنت سے اور نہ ہی علاوہ ازیں کسی اور نے اسے مستحب قرار دیا اور نہ ہی کسی قابل اعتماد کتب احادیث میں کوئی روایت ہے

85105

Marfat.com

نہ صحیح نہ ضعیف اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ اگر عاشورہ کے روز سرمہ لگایا تو اس سال آنکھیں نہ دکھیں گی اور جس نے غسل کیا وہ پورا سال بیمار نہ ہوگا اور جس نے اپنی اولاد میں رزق کی فراخی کی اللہ تعالیٰ پورا سال اُس کے رزق میں فراخی فرمادے گا اور اسی قسم کی دیگر باتیں اور یہ کہ اس روز کی نماز افضلیت کی حامل ہے اور یہ کہ اس روز حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول ہوئی۔ جودی پہاڑ پر کشتی قائم ہوئی۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا آگ سے خلاصی پانا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے ذبح کے وقت دنبہ کا فدیہ کے طور پہ آنا اور حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس حضرت یوسف علیہ السلام کا واپس آنا یہ سب موضوع ہیں ماسوا اولاد پر فراخی رزق والی حدیث کے۔ لیکن اس کی سند میں کلام ہے لہٰذا خارجیوں ناصبیوں نے اپنی جہالت کے بموجب اس روز کو خوشی کا روز تصور کر لیا اور رافضیوں نے ماتم کا روز حالانکہ یہ دونوں خطا کرنے والے اور سنت کی مخالفت کرنے والے ہیں۔ ان سب کے متعلق چند اہل حدیث نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔

بلا شک حاکم نے تصریح کی ہے کہ اس دن سرمہ لگانا بدعت ہے۔ دوسری روایت میں جو یہ ہے کہ اس روز جس نے سرمہ لگایا کبھی بھی اس کی آنکھیں نہ دکھیں گی اس کے لیے یہ بھی کہا کہ منکر ہے۔ ابن جوزی نے اپنی موضوعات میں حاکم کی سند سے اسی مقام پر بیان کیا ہے اور بعض حفاظ نے دوسری اسناد سے بھی نقل کیا ہے۔ مجدالدین بغوی نے حاکم سے نقل کیا کہ روزہ کے سوا تمام وہ احادیث جو عاشورہ کی فضیلت نماز۔ انفاق۔ خضاب۔ تیل و سرمہ کھانا پکانے وغیرہ کی فضیلت میں منقول ہیں یہ تمام کی تمام موضوع اور سراسر بہتان ہیں۔ اسی طرح ابن قیم نے تصریح کرتے ہوئے کہا کہ سرمہ لگانے، تیل ملنے اور خوشبو لگانے کی حدیث یوم عاشورہ کے

Marfat.com

لیے جھوٹوں کی من گھڑت ہے۔ یہ کلام اُس شخص کے لیے ہے جو بروز عاشورہ سرمہ لگانا اختیار کرے اور وہ جو گزرا کہ اس دن رزق میں فراخی کرے اس کی اصل ہے جیسا کہ حافظ الاسلام زین عراقی نے امالیہ میں بیہقی کی سند سے بیان کیا ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے یوم عاشورہ اپنی اولاد میں رزق کی فراخی کی تو اللہ تعالیٰ اُس کے رزق میں پورا سال وسعت فرمائے گا۔ ازاں بعد کہا کہ یہ حدیث اپنی سند میں لین ہے لیکن ابن حبان کی رائے پر حَسَن ہے۔ انکی دوسری سند ہے جس کو حافظ ابو الفضل محمد بن ناصر نے صحیح کہا ہے اس میں زیادات منکرہ ہیں۔ اور بیہقی کا ظاہر کلام یہ ہے کہ حدیثِ توسع ابن حبان کی رائے کے علاوہ بھی حَسَن ہے کیونکہ اُنہوں نے مختلف اسناد کے ساتھ جماعتِ صحابہ سے مرفوعًا روایت کی ہے۔ پھر کہا کہ یہ سندیں اگرچہ ضعیف ہیں لیکن جب انھیں آپس میں ملایا جائے تو ان میں قوت پیدا ہو جاتی ہے۔

ابن تیمیہ کا انکار کہ توسیع کی کوئی روایت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت نہیں ہے۔ یہ وہم ہے جیسا کہ تم ابھی جان چکے ہو۔ حضرت امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ صحیح نہیں ہے یعنی صحیح لذاتہ نہ ہونے سے اس کی نفی نہیں ہوتی کہ وہ حسن لغیرہ بھی نہیں ہے۔ حالانکہ حسن لغیرہ بھی علم حدیث میں قابل حجت ہوتی ہے جیسا کہ واضح ہے۔ انتہیٰ۔

اثمد کا سرمہ لگانا

حضرت شیخ محمد سخاوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب مقاصدِ حسنہ میں یہ حدیث ہے کہ جس

Marfat.com

نے یوم عاشورہ اثمد کا سرمہ لگایا تو اس کی آنکھیں کبھی نہ دکھیں گی۔ اسے حاکم اور بیہقی نے شعب الایمان کی تیئسویں شعب میں روایت کیا اور دیلمی نے حضرت جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کو ضحاک سے انھوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعًا روایت کیا اور حاکم نے کہا کہ یہ منکر ہی نہیں بلکہ موضوع ہے۔ اسے اسی وجہ سے ابن جوزی اپنی موضوعات میں لائے ہیں اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث اس لیے ضعیف ہے اس میں احمد ابنِ منصور شونیزی ہے گویا یہ حدیث مدخل علیہ ہے۔ انتہیٰ۔

اور یہ حدیث کہ جس نے یوم عاشورہ میں اپنے گھر والوں پر رزق کی فراخی کی اللہ تعالیٰ اس پر تمام سال فراخی فرمائے گا۔ اسے طبرانی اور بیہقی نے شعب الایمان اور فضائل اوقات میں روایت کیا ہے اور ابوالشیخ نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور صرف پہلی دونوں احادیث حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور صرف دوسری شعب میں حضرت جابر اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے اور کہا کہ ان سب کی اسناد ضعیف ہیں لیکن جب سب کو ایک دوسرے کے ساتھ آپس میں ملائیں تو "قوت" کا فائدہ پیدا ہو جاتا ہے۔ بلکہ عراقی نے اپنی کتاب امالی میں رقم کیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کی اسناد میں سے بعض کو ابن ناصر حافظ نے صحیح کہا ہے اور ابن جوزی نے موضوعات میں اس حدیث کو سلیمان بن ابی علیہ اللہ جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں لائے ہیں اور کہا کہ سلیمان مجہول ہے۔ حالانکہ سلیمان کو ابنِ حبان نے ثقہ لوگوں میں

Marfat.com

شمار کیا ہے اور یہ حدیث اُن کی رائے میں حسن ہے اور اس حدیث کو دوسری سند کے ساتھ جو حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مسلم کی شرط کے موافق مروی ہے اس کی تخریج عبدالبر نے استیعاب میں بروایت ابوزبیر انہ جابر رضی اللہ عنہ کی ہے اور یہ سب سے زیادہ صحیح ہے اور اسے اُنھوں نے اور دارقطنی نے افراد میں جید سند کے ساتھ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوف علیہ اور بیہقی نے شعب میں محمد بن منتشر کی سند سے روایت کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس پر ہمارے مشائخ نے بکثرت مواخذے کئے ہیں لیکن ہم نے اس کا ذکر نہیں کیا۔ اور اعتماد بن جوزی نے موضوعات میں عقیلی کے قول کے بعد جو ہیصم ابن شداخ راوی حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں ہے کہ یہ مجہول ہے تعاقب کیا ہے بلکہ اس کا ذکر ابن حبان نے ثقات اور ضعفاء میں کیا ہے۔ انتہیٰ۔

چار دروازوں والا قبہ

شیخ امام حافظ علامہ عالم مدینہ منورہ اپنے زمانہ میں الشیخ علی بن محمد بن عراقی کی کتاب تنزیہ الشریعہ فی احادیث الموضوعہ میں حدیث ہے کہ جس نے محرم کے پہلے نو دنوں کے روزے رکھے اُس کے لیے اللہ تعالیٰ ہوا میں ایک قبہ بنائے گا جس کی پیمائش میل در میل ہوگی اور اس کے چار دروازے ہوں گے۔ اسے ابونعیم نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے چونکہ اس سند میں موسیٰ طویل ہے۔ یہ ایک مصیبت تھا۔

Marfat.com

دس ہزار فرشتوں کا ثواب دیا جانا

اور یہ حدیث کہ جس نے عاشورہ کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اُس کے لیے ساٹھ سال کی عبادت جس میں نماز ہے تحریر فرمائے گا اور جس نے یوم عاشورہ میں روزہ رکھا اُسے دس ہزار فرشتوں کا ثواب دیا جائے گا۔ اور جس نے یوم عاشورہ کا روزہ رکھا اُسے ایک ہزار حج و عمرہ کا ثواب دیا جائے گا۔ اور جس نے عاشورہ کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اُس کے لیے ساتوں آسمانوں کا ثواب تحریر فرمائے گا۔

قیامت کا قائم ہونا

اور یہ بھی حدیث کہ جس نے یوم عاشورہ کسی بھوکے کو کھانا کھلایا اُس نے گویا اُمت محمدیہ کے تمام فقراء کو کھانا کھلایا اور انھیں سیر کر دیا۔ اور جس نے یتیم کے سر پہ ہاتھ پھیرا تو اُس کے سر کے ہر ہر بال کے عوض جنت میں بلند درجہ ملے گا۔

تخلیق جبریل

اللہ تعالیٰ نے یوم عاشورہ میں جبریل کی تخلیق فرمائی اور یوم عاشورہ ہی میں ملائکہ کی تخلیق فرمائی اور یوم عاشورہ ہی میں آدم کی تخلیق فرمائی اور یوم عاشورہ ہی میں ابراہیم علیہ السلام کی تخلیق فرمائی اور اسی روز آپ کو آگ سے نجات ملی۔ اسی روز اسمٰعیل کا فدیہ آیا۔ اور اسی روز فرعون غرق ہوا اور اسی روز ادریس کو اُٹھایا اور اسی روز آدم کی لغزش کی توبہ قبول ہوئی۔ اسی روز اللہ تعالیٰ نے عرش پہ استویٰ کیا اور اسی روز قیامت قائم ہوگی۔

Marfat.com

یہ سب موضوع ہیں اسے ابن جوزی نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ذکر کیا ہے ۔ چونکہ اس سند میں حبیب ابن حبیب جو فتنہ پرداز تھا ۔ یہ حدیث کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل پر سال میں ایک دن کا روزہ فرض کیا وہ عاشورہ کا روز ہے اور وہ محرم کی دسویں ہے لہٰذا اس دن روزہ رکھو اور اپنی اولاد پر رزق کی فراخی کرو کیونکہ جس نے اپنی اولاد پر اپنے مال میں سے یوم عاشورہ کو فراخی کی تو اللہ تعالیٰ اس پر پورا سال فراخی کرے گا ۔ روزہ رکھو کیونکہ یہ وہ دن ہے جس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی لغزش کی توبہ قبول کی ۔ یہ وہ دن ہے کہ جس دن حضرت ادریس علیہ السلام کو بلند مقام پر فائز کیا گیا اور یہ وہ دن ہے کہ جس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ سے نجات دی ۔ اور یہ وہ دن ہے کہ جس دن حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات کا نزول ہوا ۔ اور یہ وہ دن ہے کہ جس دن حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا بوقت ذبح فدیہ اُتارا ۔ اور یہ وہ دن ہے کہ جس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو جیل خانہ سے نکالا اور یہ وہ دن ہے کہ جس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام سے مصائب کو رفع فرمایا ۔ اور یہ وہ دن ہے کہ جس دن اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ سے نکالا ۔ اور یہ وہ دن ہے کہ جس دن اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے لیے دریا پھاڑا ۔ اور یہ وہ دن ہے کہ جس دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سب اگلے اور پچھلے گناہ سے معاف فرمائے گئے ۔ اور یہ وہ دن ہے کہ جس دن حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دریا عبور کیا ۔ اور یہ وہ دن ہے کہ جس دن حضرت یونس علیہ السلام کی قوم پر توبہ اُتاری ۔ پس جو شخص اس دن کا روزہ رکھے گا چالیس سال کا

Marfat.com

کفارہ ہوگا۔ اور پہلا دن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یومِ عاشورہ کی تخلیق فرمائی اور یہ پہلا دن ہے کہ آسمان سے بارش اُتاری۔ پس جس نے عاشورہ کا روزہ رکھا گویا تمام زمانہ کا روزہ رکھا اور یہ انبیاء اور موسیٰ علیہ السلام کا روزہ ہے۔ اور جس نے عاشورہ کی رات کو شب بیداری کی گویا اُس نے سات آسمان والوں کے برابر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی۔ اور جس نے چار رکعت نماز ادا کی جس کی ہر رکعت میں الحمد ایک بار اور قل ہو اللہ احد پچاس بار پڑھی تو اللہ تعالیٰ اُس کے گزشتہ پچاس سال کے گناہ اور آئندہ پچاس سال کے گناہ معاف فرمادے گا اور اللہ تعالیٰ اس کے لیے ملاءِ اعلیٰ میں ایک ہزار نورانی منبر بنائے گا اور جس نے ایک گھونٹ پانی پلایا گویا کہ اس نے ایک آن بھی اللہ تعالیٰ کی نافرمانی نہیں کی۔ اور جس نے اہل بیت کے مسکینوں کا پیٹ عاشورہ کے دن بھرا تو وہ پلصراط پر چمکتی بجلی کی طرح گزر جائے گا اور جس نے کوئی چیز خیرات کی تو گویا اُس نے کبھی بھی کسی سائل کو واپس نہیں لوٹایا اور جس نے عاشورہ کے دن غسل کیا تو سوائے مرض موت کے کبھی بیمار نہ ہوگا اور جس نے اس روز سرمہ لگایا اس کی آنکھیں پورا سال دکھنے نہ آئیں گی۔ اور جس نے کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا تو گویا اس نے تمام اولادِ آدم کے مریضوں کی عیادت کی۔ ان سب کو ابن جوزی نے موضوعات میں بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کے راوی ثقہ ہیں۔ اس سے بالکل واضح ہے کہ بعد والوں نے اسے وضع کرکے ان اسناد کے ساتھ ترتیب دیا ہے۔ انتہیٰ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جبریل کا شہادت کی خبر دینا

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ مجھے جبرائیل نے خبر دی کہ حسین فرات کے کنارے شہید کیے جائیں گے۔ ابن سعد نے اس کی روایت کی۔

شہادت گاہ کی مٹی لانا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میرا بیٹا حسین میرے بعد طف کے میدان میں شہید کیا جائے گا اور یہ مٹی میرے پاس لائے ہیں اور مجھے خبر دی گئی ہے کہ یہ اُن کے مدفن کی جگہ ہے۔ ابن سعد اور طبرانی نے کبیر میں روایت کیا۔

Marfat.com

سرخ رنگ کی مٹی لانا

حضرت اُم الفضل بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"عنقریب میری اُمّت میرے اس بیٹے حسین کو شہید کرے گی اور ان کے دفن ہونے کی جگہ کی سُرخ رنگ کی مٹی میرے پاس لائی گئی۔" ابوداؤد اور حاکم نے مستدرک میں اسے روایت کیا۔

جبریل کا مقتل گاہ کی مٹی لانا

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے وہ کہتی ہیں کہ حضور نبی پاک صاحبِ لولاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات نے فرمایا کہ:

"جبریل نے مجھے خبر دی ہے کہ میرا بیٹا فرات کی سرزمین میں شہید کیا جائے گا۔ میں نے جبریل سے کہا ان کے مقتل کی مٹی لا کر دکھاؤ۔ پس وہ وہاں کی مٹی لائے ہیں۔" ابن سعد نے اسے روایت کیا۔

"میرے اس بیٹے سے مراد حسین ہے جو عراق کی سرزمین میں شہید کیا جائے گا جسے کربلا کہتے ہیں۔ پس جو کوئی اُس وقت زندہ ہو موجود ہو ان کی امداد کرے۔"

بغوی، ابن السکن، ماوردی، ابن مندہ اور ابن عساکر نے حضرت انس

Marfat.com

ابن حارث بن ہلبہ سے اسے روایت کیا ہے۔ بغوی نے کہا کہ مجھے علم نہیں کہ اس کے سوا کسی اور نے روایت کیا ہو۔ اور ابن السکن نے کہا کہ انس کی اس کے سوا اور کوئی روایت سوائے اس سند کے نہ تو کوئی ہے اور نہ ہی اس کا علم ہے۔

جبریل نے مجھے خبر دی کہ میرا فرزند حسین شہید کیا جائے گا اور یہ اس زمین کی مٹی ہے۔ خلیلی نے ارشاد میں اسے نقل کیا ہے اور حضرت عائشہ اور حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جبریل ہمارے ساتھ گھر میں تھے اُنھوں نے کہا کہ آپ انھیں محبوب رکھتے ہیں؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یقیناً پھر جبریل نے عرض کیا۔ آپ کی اُمت اس سرزمین میں انھیں شہید کرے گی جسے کربلا کہتے ہیں۔ پھر جبریل نے وہاں کی مٹی مجھے لاکر دکھائی۔ طبرانی نے کبیر میں اسے بیان کیا۔

قاتلِ حسین پر غضب الٰہی

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جبریل نے مجھے خبر دی کہ میرا یہ بیٹا شہید کیا جائے گا اور جو ان کا قاتل ہو گا اُن پر شدید غضب الٰہی ہو گا۔ ابن عساکر نے اسے روایت کیا۔

حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جبریل نے اُس جگہ کی مٹی لاکر دکھائی جہاں امام حسین شہید ہوں گے۔ پس اللہ کا سخت غضب ہے اس شخص پر جو ان کا خون بہائے۔

Marfat.com

محبوب خدا کو قتلِ حسین کا ملال ہونا

اے عائشہ! قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے مجھے انتہائی ملال ہے کہ میری اُمت میں کون ایسا ہو گا جو میرے بیٹے حسین کو قتل کرے گا۔ اسے ابن سعد نے روایت کیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ جبریل میرے پاس خبر لائے کہ میرے بیٹے کو میری اُمت قتل کرے گی۔ میں نے کہا کہ وہاں کی مٹی لا کر دکھاؤ تو اُنہوں نے سُرخ رنگ کی مٹی لا کر دکھائی۔ طبرانی نے کبیر میں اسے روایت کیا۔

حضرت حسین کے بدلہ میں ستر ہزار اور ستر ہزار کا قتل ہونا

حضرت زینب بنت جحش سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی فرمائی کہ میں نے یحییٰ بن زکریا کے بدلے ستر ہزار قتل کرائے اور آپ کے بیٹے کے بدلے ستر ہزار اور ستر ہزار قتل کراؤں گا۔ حاکم نے اسے مستدرک میں روایت کیا۔

مٹی کا سونگھنا اور آنکھوں سے آنسو بہنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میرے پاس پہلے سے جبریل کھڑے تھے مجھ سے کہا کہ فرات کے کنارے حسین شہید

Marfat.com

کیسے جائیں گے اور کہا کہ اگر آپ فرمائیں تو آپ کو وہاں کی مٹی سونگھا دوں۔ میں نے کہا ہاں! تو جبریل نے اپنا ہاتھ لمبا کیا اور ایک مشت خاک لا کر مجھے دے دی۔ یہ خاک دیکھ کر میری آنکھیں قابو سے باہر ہو گئیں اور آنسو بہنے لگے۔ اس حدیث کو احمد، ابو یعلیٰ، ابن سعد اور طبرانی نے کبیر میں۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو امامہ اور انس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا۔ اور ابن عساکر نے ام سلمہ، ام الفضل بنت الحارث زوجہ حضرت عباس رضی اللہ عنہم سے اور ابن سعد نے حضرت عائشہ سے اور ابو یعلیٰ از زینب ام المومنین سے روایت کرتے ہیں کہ گویا میں اس چتکبرے کتے کو دیکھ رہا ہوں جو میرے اہلبیت کے خون میں منہ ڈال کر پی رہا ہے۔

حیرت زدہ خبر لانا

ابن عساکر نے حضرت حسین ابن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ اے عائشہ کس قدر حیرانی میں ڈالنے والی خبر ہے کہ ابھی ابھی میرے پاس وہ فرشتہ آیا جو کبھی نہیں آیا تھا اس نے مجھ سے کہا کہ میرا یہ بیٹا قتل کیا جائے گا اور کہا کہ اگر آپ چاہیں تو ان کے قتل ہونے کی جگہ کی مٹی لا کر دکھاؤں۔ پھر فرشتہ نے ہاتھ اٹھایا اور سرخ رنگ کی مٹی لا کر دکھائی۔ طبرانی نے کبیر میں اسے روایت کیا۔

قاتل حسین پر عذاب شدید ہو گا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ یزید! اللہ تعالیٰ اس یزید

Marfat.com

قاتل ملعون میں برکت نہ کرے؟ سنو! میرے پیارے محبوب بیٹے حسین کی خبر شہادت کے ساتھ اُن کے قتل ہونے کی جگہ کی خاک میرے سامنے لائی گئی۔ میں نے اُن کے قاتل کو دیکھا۔ سنو! جن لوگوں کے سامنے انھیں شہید کیا جائے گا وہ ان کی مدد نہ کریں گے اس وجہ سے اللہ تعالیٰ ان پر بھی عذاب مسلط کرے گا۔ ابن عساکر نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا۔

حضرت حسین ہجری ۶۰ھ کے شروع میں شہید کیے جائیں گے۔ اسے طبرانی نے کبیر میں اور خطیب وابن عساکر نے حضرت اُم سلمہ سے روایت کیا اور اس میں سعد ابن طریف نے روایت کیا جو متروک ہے اور ابن حبان نے کہا کہ یہ شخص احادیث گھڑا کرتا تھا اور ابن جوزی نے اسے موضوعات میں مرقوم کیا۔

سِن کہولت کی آمد

حضرت حسین اُس وقت شہید کیے جائیں گے جبکہ اُن پر سِن کہولت آنے والا ہوگا۔ اسے طبرانی نے کبیر میں بیان کیا۔ اس میں بھی سعد بن طریف نے روایت کیا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا مقتلِ حسین سے آنا

جامع الاصول میں ترمذی کی حدیث سلمٰی سے مروی ہے جو ایک انصاری عورت تھی اُس نے کہا کہ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی

Marfat.com

تو وہ رو رہی تھیں۔ میں نے کہا کیوں روتی ہو؟ کہا میں نے ابھی ابھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خواب میں دیکھا ہے اور آپ کے سر اور داڑھی کے بال گرد آلود تھے اور آپ بھی رو رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کیا حال ہے؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میں ابھی ابھی حسین کی قتل گاہ سے آ رہا ہوں اور اس میں بخاری و ترمذی کی حدیث بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہے۔

امام عالی مقام کا سر مبارک عبید اللہ بن زیاد کے پاس لایا جانا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ عبید اللہ بن زیاد کے پاس حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک لایا گیا اور ایک طشت میں رکھا گیا اور اُس نے سر مبارک کو چھڑی سے چھیڑا اور اُس کے حسن کے بارے میں کچھ کہا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا قسم بخدا یہ حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کے ساتھ بالکل مشابہ تھے اور اُس وقت وسمہ کا خضاب لگا ہوا تھا۔

ابن زیاد کا امام حسین علیہ السلام کے حُسن کی تعریف کرنا

مروی ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں ابن زیاد کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک لایا گیا تو وہ چھڑی سے آپ کی ناک میں چھیڑنے لگا اور کہتا تھا کہ میں نے ایسا حسین وجمیل کبھی نہ دیکھا

Marfat.com

میں نے کہا، سنو! بلاشک وشبہ یہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ مشابہت رکھتے تھے۔ پہلی روایت کو بخاری نے اور دوسری روایت کو ترمذی نے تخریج کیا۔ اور اس میں عمارہ بن عمر سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ جب عبیداللہ بن زیاد اور اُس کے ساتھیوں کا سر کاٹ کر لایا گیا تو میں نے ارادہ کیا کہ مسجد کے صحن کی طرف جاؤں، تو میں پہنچ گیا۔ وہ لوگ کہنے لگے کہ وہ آیا! وہ آیا! اچانک ایک اژدہا سروں کے مابین گھس گیا اور عبیداللہ بن زیاد کے نتھنوں میں گھس گیا، کچھ دیر ٹھہرا رہا پھر نکل کر چلا گیا حتیٰ کہ وہ غائب ہو گیا۔ پھر لوگ کہنے لگے وہ آیا وہ آیا! اس اژدہا نے تین دفعہ ایسا کیا۔ اسے ترمذی اور علامہ سیوطی نے اپنی کتاب تاریخ الخلفاء میں نقل کیا اور بیہقی نے دلائل میں نقل کیا۔

ایک بوتل میں خون

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول خدا علیہ التحیۃ والثناء کو دوپہر کے وقت دیکھا کہ پراگندہ غبار آلود ہیں اور آپ کے ہاتھ میں ایک بوتل ہے جس میں خون ہے۔ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان یہ کیا ہے، فرمایا یہ حسین اور اُن کے ساتھیوں کا خون ہے۔ میں اسے فلاں دن سے جمع کر رہا ہوں۔ جب میں نے شمار کیا تو وہی دن تھا جس دن وہ شہید کیے گئے تھے۔

جنات کی آہ وزاری

ابونعیم نے دلائل میں حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نقل کیا،

Marfat.com

وہ کہتی ہیں کہ میں نے سنا کہ جنات حضرت حسین رضی اللہ عنہ پر روتے اور نوحہ کرتے تھے۔

جنّات کا اشعار میں نوحہ خوانی کرنا

ثعلب نے امالی میں ابو حباب کلبی سے نقل کیا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں کربلا میں آیا۔ میں نے دریافت کیا یہاں کے کون لوگ شریف ہیں۔ میں نے سنا ہے کہ تم لوگ جنات کا نوحہ سنا کرتے ہو؟ اس نے کہا تم یہاں جس سے بھی ملو گے وہ تمھیں یہی بتائے گا کہ میں نے ایسا سنا ہے تو میں نے کہا بتاؤ تم نے کیا سنا ہے؟ اس نے کہا میں نے جنات کو یہ اشعار کہتے ہوئے سنا ہے ؎ ترجمۂ اشعار دیکھئے:

نبی کریم نے ان کی پیشانی پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا
تو اُن کے رخساروں سے روشنی چمکتی ہے
ان کے والدین قریش کے بہت بڑے بزرگ تھے
اور ان کے نانا جان سب سے بہتر تھے

یزید کا رخنہ ڈالنا

ابو یعلیٰ نے سندِ ضعیف کے ساتھ ابو عبیدہ سے روایت کیا کہا کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ ہمیشہ میری اُمت کا معاملہ حق و انصاف پر قائم رہے گا یہاں تک کہ پہلا ایک آدمی بنی اُمیّہ میں سے ہوگا

Marfat.com

جسے یزید کہا جائے گا وہ رخنہ ڈالے گا۔

سُنّت کو بدلنے والا شخص

رویانی نے اپنی مسند میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ میں نے سُنا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں پہلا وہ شخص جو میری سُنت کو بدلے گا وہ بنی اُمیہ میں سے ایک شخص ہو گا جس کا نام یزید ہو گا۔

بیس کوڑوں کی سزا

نوافل بن ابوالفرات نے کہا کہ میں حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ کے پاس تھا کہ ایک شخص نے یزید کا ذکر کیا۔ اُس نے کہا امیر المومنین یزید بن معاویہ اُنھوں نے فرمایا تو اُسے "امیر المومنین" کہتا ہے۔ پھر حکم دیا کہ اسے بیس کوڑوں کی سزا دی جائے۔ انتہیٰ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معلوم ہونا چاہیئے کہ جب سنہ ۴۱ھ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت سیدنا امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر چڑھائی کی تو حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کے حق میں خلافت سے علیحدگی اختیار کر لی۔ تب سے اس سال کا نام عام الجماعہ پڑ گیا کیونکہ اس سال میں ایک خلیفہ پر اُمّت نے اجماع کیا۔ اور اسی سال حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مروان بن حکم کو مدینہ منورہ کا گورنر بنایا۔ اور سنہ ۴۳ھ میں "رے" کو فتح کیا اور اس کے علاوہ سجستان کے کچھ شہروں کو اور سوڈان کے ارد گرد کے علاقہ کو بھی فتح کیا اور اسی سال حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُمیہ کے بیٹے زیاد کو نائب بنایا۔ یہ پہلا قضیہ ہے کہ اسلام میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم کی تبدیلی

Marfat.com

عمل میں آئی۔ اسے ثعلبی وغیرہ نے بھی روایت کیا۔

یزید کی خلافت کے لیے عہد لیا جانا

سنہ ۵۰ھ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اہل شام کو اپنے بعد اپنے بیٹے یزید کی ولی عہدی کی بیعت کے لیے بلایا تو سب نے یزید کی بیعت کر لی۔ یہ سب سے پہلا عمل ہے جو اپنے بیٹے کی خلافت کے لیے عہد لیا گیا اور یہ کہ اپنی صحت کی حالت میں اپناولی عہد بنایا۔ پھر یہ کہ مروان کو مدینہ میں خط بھیجا کہ وہاں اس پر بیعت لے۔ چنانچہ مروان نے خطبہ دیا کہ امیر المومنین کا ارادہ ہے کہ تم پر اپنے بیٹے یزید کو سنتِ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کے طریقہ پر خلیفہ بنایا جائے اس وقت حضرت عبد الرحمٰن بن ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کھڑے ہو کر فرمایا، نہیں! قیصر و کسریٰ کی سنت پر! کیونکہ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نہ تو اپنی اولاد کو خلیفہ بنایا اور نہ ہی کسی گھر والے کو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کا بیعت کے لیے بلوایا جانا

سنہ ۵۱ھ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حج کیا اور اپنے بیٹے کے لیے بیعت چاہی۔ چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بلایا۔ وہ تشریف لائے تو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُن سے کہا اے ابن عمر! تم مجھ سے کہا کرتے تھے کہ کیا یہ بات تمھیں پسند نہیں کہ میں رات کو ہی سو جاؤں اور تمھارے اُوپر اُس وقت کوئی امیر نہ ہو۔ اب میں تمھیں

Marfat.com

بتانا چاہتا ہوں کہ تم مسلمانوں کی لاٹھی کو ٹکڑے ٹکڑے کر دو یا ان میں فساد برپا کر دو۔ یہ سن کر حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کی۔ پھر فرمایا کہ تمھیں معلوم ہے کہ تم سے پہلے بھی خلفاء گزرے ہیں اور ان کے بیٹے بھی تھے اور باقی اولاد بھی تھی اور تمھارا بیٹا اُن کے بیٹوں سے زیادہ بہتر بھی نہیں ہے لیکن اُنھوں نے پھر بھی اپنی اولاد کے لیے یہ تجویز نہ کیا جو تم اپنی اولاد کے لیے تجویز کر رہے ہو۔ لیکن اُن خلفاء نے مسلمانوں کو اختیار دیا کہ وہ جسے بہتر سمجھیں خلیفہ مقرر کر لیں اور تم مجھے اس سے خائف کرتے ہو کہ میں مسلمانوں کی لاٹھی کو ٹکڑے نہ کروں حالانکہ میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا میں تو مسلمانوں میں سے ایک فرد ہوں جب تمام مسلمان کسی ایک بات پر جمع ہو جائیں گے تو میں بھی ہر طرح سے اُن کے ساتھ ہوں گا۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا خدا تم پر رحمت کرے ازاں بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما واپس آ گئے۔ پھر حضرت ابن ابوبکر رضی اللہ عنہما کو بلوایا۔ وہ آئے تو اُن سے گفتگو شروع کی۔ اُنھوں نے دورانِ گفتگو کہا بیشک تم نے خدا کی قسم یہ چاہا ہے کہ ہم نے تمھیں تمھارے بیٹے کے معاملہ میں اللہ کی طرف سے وکیل بنا دیا ہے؟ قسم بخدا ایسا نہ کیجئے۔ قسم بخدا ہم اس معاملہ کو مسلمانوں کے سامنے مجلسِ مشاورت میں صاف کریں گے ہم نے تمھاری نیت کو بھانپ لیا ہے پھر وہ لڑ جھگڑ کر چلے گئے۔ ازاں بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، الٰہی! مجھے اس شر سے جس طرح تو چاہے بچا۔ پھر کہا اے شخص ٹھہر جا۔ اہل شام کے ہاں نہ جانا کیونکہ مجھے یہ خوف ہے کہ وہ میرے لیے تم پر سبقت نہ کر جائیں۔ حتیٰ کہ میں سب

Marfat.com

کو یہ خبر سناؤں کہ تم نے بیعت کر لی ہے اس کے بعد جو دل میں آئے وہی کرنا۔

حضرت ابن زبیر کو بلوایا جانا

ازاں بعد حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بلوایا اوران سے کہا اے ابن زبیر! تم چالاک لومڑی ہو کہ جب کبھی بھی ایک بل سے نکلتے ہو تو جھٹ دوسرے بل میں داخل ہو جاتے ہو۔ یقیناً تم ان دونوں شخصوں سے ملے ہو اور ان کے نتھنوں میں پھونک ماری ہے اور ان دونوں کو ان کی رائے کے خلاف بھکا دیا ہے۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا اگر تم امیر ہو تو امارت سے علیحدہ ہو جاؤ اور پھر اپنے بیٹے کو لاؤ۔ پھر ہم اس سے بیعت کریں گے۔ تم غور نہیں کرتے جب ہم نے تمہارے ساتھ تمہارے بیٹے کی بھی بیعت کر لی تو ہم کس کس کا حکم مانیں گے۔ تم دونوں کی بیعت ایک جگہ کبھی جمع نہیں ہو سکتی ازاں بعد وہ بھی چلے گئے۔

حضرت امیر معاویہ کا منبر پر چڑھ کر خطبہ پڑھنا

ازاں بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر پہ چڑھے۔ حمد باری تعالیٰ کے بعد کہا میں نے لوگوں کو شرمناک باتیں کرتے پایا ہے۔ وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمر اور ابن ابو بکر اور ابن زبیر رضی اللہ عنہم نے یزید کی بیعت نہیں کی۔ حالانکہ ان سب نے سُنا اور مانا اور اس کی بیعت کی ہے۔ اس پر شامیوں نے کہا کہ ہم اُس وقت تک ہرگز نہیں مانیں گے جب تک کہ وہ سب

Marfat.com

کے سامنے آکر بیعت نہ کریں ورنہ ہم انھیں ہلاک کر دیں گے۔ امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا، سبحان اللہ! لوگ قریش کے ساتھ کتنی جلدی برائی پہ آمادہ ہیں۔ آج کے دن کے بعد کبھی تم سے میں ایسی باتیں نہ سنوں۔ پھر نیچے اُتر آئے اور اس کے بعد لوگ چرچا کرنے لگے کہ حضرت ابن عمر، حضرت ابن ابو بکر، حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بیعت کرلی ہے حالانکہ یہ شخص کہتے رہے کہ قسم بخدا ہم نے بیعت نہیں کی ہے پھر لوگ کہتے ہاں نہیں کی۔ ازاں بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شام کو واپس لوٹ آئے۔

فساد برپا کرنے والے افراد

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ دو آدمیوں نے لوگوں کے درمیان فساد برپا کیا۔ ان میں ایک تو عمرو بن العاص ہیں کہ نیزوں پر قرآن اُٹھانے کا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اشارہ کیا، سو اُٹھائے گئے اور ابن الغراء نے کہا کہ پھر خارجیوں کو حکم دیا کہ یہ تحکیم قیامت تک باقی رہے گی۔

دوسرے مغیرہ بن شعبہ ہیں، کیونکہ یہ کوفہ میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے گورنر تھے۔ اُنھوں نے انھیں خط لکھا کہ جب تم اسے پڑھو تو جلد از جلد معزول ہو کر چلے آؤ لیکن مغیرہ نے دیر کر دی، جب وہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے تو اُنھوں نے دیر کرنے کی وجہ پوچھی۔ مغیرہ نے کہا ایک معاملہ پیش آگیا تھا اُسے نبٹانے کی کوشش کر رہا تھا۔ پوچھا وہ کون سا معاملہ تھا، کہا تمھارے بعد یزید کی بیعت! پوچھا کیا تم نے اس کو پورا کر لیا ہے؟ کہا

Marfat.com

ہاں! حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تم اپنی جگہ پر بحال ہو کر چلے جاؤ۔ وہاں سے جب مغیرہ اپنے ساتھیوں کے پاس آئے تو پوچھا کیا معاملہ پیش آیا؟ کہا کہ میں نے معاویہ کے پاؤں چمڑے کی رکاب میں ایسے رکھ دیئے ہیں کہ قیامت تک اُسی میں رہیں گے۔

یزید کے لیے موت کی آرزو کرنا

علامہ ابن سیرین نے کہا کہ عمرو بن حزام قاصد بن کر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ اُمت محمدیہ کے حق میں خدا سے ڈریئے ان پر کسے خلیفہ مقرر کر رہے ہو۔ جواب میں کہا میں نے تمہاری نصیحت سُنی اور تو نے کہا میری یہ رائے ہے حالانکہ میرے بیٹے اور اُن کے بیٹوں کے سوا کوئی باقی نہیں ہے اور میرا بیٹا زیادہ حق دار ہے۔

عطیہ بن قیس نے کہا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ میں کہا اے اللہ العالمین اگر میں نے یزید کو اس کی قابلیت دیکھ کر ولی عہد کیا ہے تو اس کو تو اس پر پہنچا جو میری آرزو ہے اور تو اس کی مدد فرما۔ اگر میں نے باپ کی محبت میں جو باپ کو اولاد کے ساتھ ہوتی ہے ایسا کیا ہے اور وہ اس قابل نہیں تو اُسے ولی عہد بننے سے پہلے ہی موت دے دے۔

شامیوں کا یزید کی بیعت کرنا

یزید بد بخت شقی و سرکش ۲۵ھ یا ۲۶ھ میں تولد ہوا اور اس کے

Marfat.com

باپ نے اسے ولی عہد بنایا حالانکہ لوگ اسے پسند نہیں کرتے تھے جیسا کہ اس سے پہلے بیان ہو چکا ہے۔ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال ہوا اور یہ واقعہ رجب ۶۰ھ ہجری کا ہے تو شامیوں نے یزید کی بیعت کر لی۔ پھر اہل مدینہ کی طرف قاصد بھیجا کہ وہ اس کی بیعت لے تب حضرت امام حسین اور حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما نے اس کی بیعت سے انکار کر دیا اور راتوں رات جانب مکہ معظمہ چلے گئے لیکن حضرت ابنِ زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہ تو اس کی بیعت کی اور نہ ہی اپنی طرف کسی کو بلایا۔

عراق کی جانب روانگی کا قصد کرنا

لیکن حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو کوفیوں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں ہی خطوط لکھے تھے اور خروج کی طرف بلا رہے تھے مگر آپ انکار کرتے رہے۔ پھر جب یزید کی بیعت لی گئی تو یہ اُس وقت تردّد لاحق ہو گیا کبھی ارادہ اقامت فرماتے اور کبھی ان کی جانب تشریف لے جانے کا عزم کرتے۔ حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روانگی کا مشورہ دیا اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ایسا ارادہ نہ کرنا چاہیئے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا آپ نہ جایئے کیونکہ حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کو اللہ تعالیٰ نے دنیا اور آخرت دونوں کا مختار بنایا تھا لیکن آپ نے آخرت کو پسند فرمایا چونکہ آپ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جگر گوشہ ہیں اس لیے آپ کو بھی دنیا نہیں ملے گی۔ ازاں بعد

Marfat.com

وہ گلے مل کر روئے اور رخصت کر دیا۔

ازاں بعد حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرمایا کرتے تھے کہ روانگی کے بارے میں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم پر غالب آ گئے۔ قسم ہے مجھے اپنی عمر کی بیشک انہوں نے اپنے باپ اور اپنے بھائی سے عبرت دیکھی ہے اسی قسم کی گفتگو حضرت جابر بن عبداللہ اور حضرت ابوسعید خدری اور ابو واقد لیثی وغیرہ نے کی مگر آپ نے کسی کی بات نہ مانی اور عراق کی جانب روانہ ہونے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا قسم بخدا میں ایسا خیال کرتا ہوں کہ شاید آپ اپنے بیٹوں، عورتوں اور بیٹیوں کے مابین شہید کر دیئے جائیں گے جیسا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید کر دیئے گئے تھے مگر حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبول نہ فرمایا۔ اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما رونے لگے اور کہا کہ آپ نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کی تمنا پوری کر دی۔ اور جب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو دیکھا تو فرمایا اب تو تمہاری خواہش پوری ہو گئی۔ یہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ تشریف لیے جا رہے ہیں اور حجاز تمہارے لیے چھوڑے جاتے ہیں اور یہ شعر پڑھا جس کا ترجمہ یہ ہے: ؎

اے طائر قنبرہ کشادہ سبزہ زار تیرے لیے کیا ہے
تیرے لیے تمام میدان خالی ہے پس تو اب انڈے بچے دے
اور اب جہاں چاہے تو دانہ پانی حاصل کر
آج تیرا شکاری بیمار ہے تجھے مبارک ہو

Marfat.com

اہلِ عراق کا حضرت حسین کی خدمت میں خطوط روانہ کرنا

اہل عراق نے حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بہت سے قاصد اور خطوط بھیجے جس میں وہ آپ کو اپنی طرف بلاتے تھے۔ پھر آپ نے دس ذی الحجہ کو مکہ مکرمہ سے اہلبیت کی ایک جماعت کے ساتھ جس میں مرد، عورتیں اور بچے بھی تھے عراق کی طرف کوچ فرمایا اُس وقت یزید نے گورنر کوفہ عبید اللہ بن زیاد کو خط لکھا کہ وہ آپ سے جنگ کرے۔ پس اُس نے چار ہزار کا لشکر بھیجا۔ ان پر عمرو بن سعد بن وقاص کو سردار بنایا۔ کوفہ والوں نے اپنی عادت کے مطابق آپ کو دھوکا دیا جیسا کہ آپ کے باپ کو دیا تھا اور آپ کی مدد نہ کی۔ جب آپ کو دشمن نے گھیر لیا تو آپ نے اُن پر اطاعت و رجوع اور یزید کے پاس جانا سامنے رکھا۔ تاکہ اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھیں تو ان لشکریوں نے انکار کر دیا مگر یہ کہ وہ آپ کو شہید کر دیں۔ پس آپ شہید کر دیئے گئے اور آپ کا سر مبارک طشت میں رکھ کر ابن زیاد کے سامنے لے گئے۔ اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو آپ کے قاتل اور اس کے ساتھ ابن زیاد اور یزید پر بھی۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کربلا میں واقع ہوئی۔ آپ کی شہادت کا قصہ بہت طویل ہے۔ دل اس کے ذکر کو برداشت نہیں کر سکتا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ۔

یوم عاشورہ کا مصائب زدہ منظر

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ اہل بیت میں سے سولہ مرد شہید ہوئے

Marfat.com

اور جب حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے تو سات روز دنیا نے واویلا کیا اور سورج کی روشنی دیواروں پر ایسی تھی جیسے کُسم کی رنگی ہوئی سُرخ چادر اور ستارے آپس میں ٹکراتے تھے۔ اور آپ کی شہادت دس محرم الحرام کو ہوئی۔ اُس دن سورج کو گہن لگا۔ آپ کی شہادت کے چھ ماہ بعد تک آسمان کے کنارے سُرخ رہے اس دن سے ہمیشہ یہ سُرخی دکھائی دیتی ہے اس سے پہلے وہ نظر نہ آتی تھی۔ روایت ہے کہ اُس روز بیت المقدس کا جو پتھر بھی اُلٹا جاتا تو اُس کے نیچے تازہ خون پایا جاتا۔ ان کے لشکریوں کے تمام کپڑے جل کر راکھ ہو گئے۔ انھوں نے اپنے لشکر میں اُونٹ ذبح کیا تو اُس کے گوشت میں آگ نظر آئی اور جب اُسے پکایا تو وہ گوشت جل کر کڑوا ہو گیا۔ ایک آدمی نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی شان میں گستاخی کی تو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے ایک چمکتا ہوا ستارہ مارا تو وہ اُسے اندھا کر گیا۔ ثعلبی کہتے ہیں کہ عبدالملک بن عمر ولیثی سے راویوں نے کئی طرح روایت کیا ہے۔

دارالامارۃ کی طرف اشارہ کرنا

کہا کہ میں نے اس محل کی جانب اشارہ کیا کوفہ کی دارالامارۃ کہ جس میں حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کے سر مبارک کو ایک تھال میں عبیداللہ بن زیاد کے سامنے رکھا دیکھا۔ پھر عبیداللہ بن زیاد کا سر مختار بن عبید کے سامنے دیکھا پھر مختار کا سر مصعب بن زبیر کے سامنے دیکھا۔ پھر مصعب کا سر عبدالملک کے سامنے دیکھا۔ پھر عبدالملک سے میں نے یہ بات کہی تو اُس نے بدشگونی

Marfat.com

لی اور اس دار الامارۃ کو چھوڑ دیا۔

سرِ اقدس یزید کے پاس آنا

جب حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اُن کے خاندان کے افراد شہید ہو گئے تو ابن زیاد نے اُن سروں کو یزید کے پاس بھیج دیا تو وہ پہلے تو اُس سے خوش ہوا لیکن جب مسلمان اس کے اس فعل سے ملامت کرنے لگے اور اسے بُرا جاننے لگے تو پھر وہ شرمندہ ہوا۔ مسلمانوں کو اس کا مبغوض جاننا حق بجانب تھا۔

جنگِ حرہ کیا ہے؟

۶۳ھ ہجری میں یزید کو خبر ملی کہ اہل مدینہ نے اس پر خروج کیا ہے اور اس کی بیعت توڑ دی ہے تو ایک بہت بڑا لشکر بھیجا اور ان سے قتال کرنے کا حکم دیا۔ ازاں بعد مکہ معظمہ پر چڑھائی کا حکم دیا کہ وہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے جنگ کریں۔ پس وہ لشکر آیا اور باب طیبہ پر حرہ واقع ہوا۔ تم جانو کہ جنگِ حرہ کیا ہے۔ یہ وہ واقعہ ہے جسے ذکر کی دل میں گنجائش نہیں اور نہ ہی کان اس کے سننے کی طاقت رکھتے ہیں۔ صرف ایک مرتبہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے۔ پس فرمایا کہ قسم بخدا ان میں سے کوئی بھی نہ بچا اس میں صحابہ وغیرہ کی ایک جماعت شہید ہوئی اور مدینہ لُٹ گیا اور کئی ہزار کنواری لڑکیوں سے زنا کیا گیا۔

Marfat.com

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

اللہ اور فرشتوں کی لعنت کس پر

حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا ہے کہ جس نے اہل مدینہ کو ہراساں کیا اللہ تعالیٰ اُس پر خوف ڈال دے گا اور اس پر اللہ اور اس کے ملائکہ کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔ اسے مسلم نے روایت کیا۔

غسیلِ ملائکہ کا فرمان

مدینہ کے رہنے والوں نے جو بیعت کو فسخ کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ یزید کے گناہ بے شمار ہو گئے تھے۔ واقدی نے اسے کئی طرح سے بیان کیا ہے کہ عبداللہ بن حنظلہ غسیلِ ملائکہ نے کہا کہ قسم بخدا ہم یزید پر خروج نہ کرتے یہاں تک کہ ہم حراساں تھے کہ کہیں ہم پہ آسمان سے پتھروں کی بارش نہ ہو کیونکہ بعض لوگ تو امہات اولاد اور بیٹیوں اور بہنوں سے نکاح کرنے لگے تھے اور شراب نوشی کرتے اور نمازیں چھوڑ دیتے تھے۔

ذہبی نے کہا کہ مدینہ والوں پر یزید نے جو کرنا تھا کیا باوجودیکہ شراب نوشی اور منکرات پر عمل کرتا تھا۔ تب اس نے لوگوں پر سختی کی اور بہت سے لوگوں نے اس پر خروج کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کی عمر میں برکت نہ دے۔

سردارِ لشکر کی ہلاکت

ازاں بعد یہ لشکر حرہ حضرت ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لڑائی کرنے

Marfat.com

کے لیے مکہ معظمہ کی جانب روانہ ہوا تو لشکر کا امیر ہلاک ہو گیا تو دوسرا امیر اس کی جگہ بنا دیا گیا۔ اس نے مکہ میں گھس کر حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ کا محاصرہ کر لیا اور لڑائی شروع کر کے منجنیق کے ذریعہ پتھر پھینک پھینک کر ہلاک کر دیا۔

غلاف کعبہ کا جل جانا

یہ واقعہ ۶۴ھ کا صفر کے مہینہ کا ہے اور ان کی آگ کے شعلوں سے خانہ کعبہ کے غلاف اور اس کی چھتیں جل گئیں اور اس مینڈھے کے دونوں سینگ جو خانہ کعبہ کی چھت میں آویزاں تھے جل گئے اور اللہ تعالیٰ نے اُسی سن کے نصف ربیع الاول میں یزید کو ہلاک کیا اور اس کی ہلاکت کی اطلاع مل گئی۔

Marfat.com

فہرست مضامین ماہِ صفر

مضمون	صفحہ
بیماری، نحوست اور شیطان سے نجات یافتہ مہینہ۔	۵۵
زندگی، رزق اور مصائب کا لکھا جانا	۵۷
جنت کی بُو نہ سونگھنا	۵۸
تندرست اُونٹ جہاں سے چاہے گزرے۔	۵۹
کانوں سے سنا اور آنکھوں سے دیکھا۔	۶۰
پیٹ کا سانپ	۶۱
لفظ صفر کی حکمت عجیبہ	۶۱
صفر کے معنی و مفہوم	۶۲
صفر ایک درد ہے	۶۲
ایک سال حلال اور ایک سال حرام کرنا۔	۶۳
صفر کے بارے میں آراء	۶۳
دیگر الفاظ کی تحقیق	۶۴
شریعت کے خلاف عمل	۶۶
الہامہ کی توضیح	۶۷
الہام کی توضیح	۶۷
الغول کی توضیح	۶۸
غول کی حقیقت	۶۹
غول کے پنجہ سے رہائی مانگنا	۷۰
صورتیں بدلنا	۷۱
النّوء کی حقیقت	۷۱
نوء کے معانی	۷۲
نماز استسقاء کا ارادہ کرنا	۷۲
چاند کا منازل طے کرنا	۷۳
صحیح بخاری میں نوء کی تعریف	۷۳

Marfat.com

مضامین	صفحہ
علامہ ابن عربی اور نووی کا تصوّر	۷۴
علامہ طیبی اور قاضی عیاض کے تصورات	۷۴
طیرہ اور عدویٰ میں امتیاز	۷۵
باب اوّل	
طیرہ کے بیان میں	۷۵
فال اور طیرہ میں امتیاز	۷۶
کرمانی کا تصوّر	۷۷
امام نووی کا تصوّر	۷۷
تفاول کیا ہے؟	۷۸
جامع الاصول کی احادیث کا تذکرہ	۷۹
جامع الاصول کی احادیث	۸۰
طیرہ کا تذکرہ	۸۱
طیرہ شرک ہے	۸۱
توکل کی برکت	۸۱
فال کیا چیز ہے؟	۸۲
نحوست کہاں ہوسکتی ہے؟	۸۴
برکت کس میں ہے؟	۸۴
فال کیا ہے؟	۸۵
عیافہ اور طیرہ میں فرق	۸۵
جست کسے کہتے ہیں؟	۸۶
گھر میں بے برکتی ہونا	۸۷
جامع کبیر کی احادیث	۸۸
طیرہ شرک ہے	۸۸
زمانہ جاہلیت کا عمل	۸۸
تین صفات	۸۹
کفارہ کی ادائیگی	۹۰
دل میں کھٹک ہونا	۹۱
اُم المومنین کی ناراضگی	۹۲
مکان کے فروخت کا حکم	۹۲
باب دوم: عدویٰ کے بیان میں	۹۶
کوڑھی کی بیعت کی مقبولیت	۱۰۱
اِذنِ الٰہی سے سب کچھ ہوتا ہے	۱۰۳

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بیماری، نحوست اور شیطان سے نجات یافتہ مہینہ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اُنھوں نے کہا کہ میں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ :

" ماہِ صفر میں نہ کسی قسم کی بیماری ہے اور نہ ہی نحوست ہے اور نہ ہی شیطان اور بھوت کا حملہ ہے۔"

مسلم نے اس کی تخریج کی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اُنھوں نے کہا کہ حضور نبی غیب دان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ :

" ماہِ صفر میں نہ تو بیماری کا لگنا ہے اور نہ ہی نحوست اور نہ ہی بھوت و شیطان کا خطرہ ہے۔" مسلم نے اسے تخریج کیا۔

Marfat.com

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا:

"نہ بیماری کا لگنا ہے نہ نحوست اور نہ شیطان کا چنگل۔"

ایک بدوی نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں عرض کیا، یارسول اللہ! اُس اُونٹ میں کیا ہے جو تیز دوڑتا اور جھپٹتا ہے گویا کہ وہ ہرن ہے جسے خارش ہے پھر وہ اُونٹوں میں داخل ہوجاتا ہے اور سب کو خارش ہوجاتی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ سب سے قبل اُونٹ کو خارش زدہ کس نے کیا۔ بخاری و مسلم، ابو داؤد نے اسے تخریج کیا۔

اور بخاری میں بھی مروی ہے کہ:

"ماہِ صفر میں نہ بیماری کا لگنا ہے اور نہ ہی بدشگونی اور نہ ہی شیطانی چنگل اور نہ ہی کسی قسم کی بدفالی ہے۔"

اور مسلم کی روایت میں ہے کہ:

"نہ ہی شیطانی چنگل اور نہ ہی ستاروں کی رفتار اور نہ ہی بدفالی ہے۔"

اور مسلم کی دوسری روایت میں ہے کہ:

"اور نہ ہی بھوتوں کی دخل اندازی ہے۔"

ابنِ عطیہ سے روایت ہے کہ حضور نبی غیب دان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ:

"ماہِ صفر میں نہ بیماری لگتی ہے اور نہ ہی شیطانی وار چلتا ہے اور نہ ہی بدفالی ہے۔"

Marfat.com

بیمار اُونٹ تندرست اونٹوں میں نہ اُترے اور تندرست اونٹ جہاں چاہے پھرے۔ عرض کیا یا رسول اللہ! اس کا سبب کیا ہے؟ فرمایا کہ:

"وہ تکلیف دیتا ہے۔"

حضرت امام مالک نے موطا میں اسے تخریج کیا۔

جامع کبیر میں یہ احادیث ہیں کہ:

"ماہِ صفر میں نہ ہی بیماری لگتی ہے اور نہ ہی بدشگونی، نہ ہی نحوست اور نہ ہی بدفالی اور یہ کہ جذامی سے اس طرح بھاگنا چاہیئے جیسے شیر سے بھاگا جاتا ہے۔"

حضرت امام احمد نے اپنی مُسند میں اور بخاری نے اپنی صحیح میں اسے بیان کیا۔

زندگی، رزق اور مصائب کا لکھا جانا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

"کسی کو کسی سے بیماری نہیں لگتی، پس پہلے بیمار کو کس نے خارش لگائی۔ پس صفر میں کوئی بیماری نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک جان کی تخلیق فرمائی ہے تو اس نے اُس کی زندگی رزق اور مصائب کو مرقوم کر دیا ہے۔"

حضرت امام احمد نے اپنی مُسند اور ترمذی نے جامع میں اسے بیان کیا۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:

"ماہِ صفر میں نہ کسی قسم کی بیماری ہے نہ بدفالی ہے اور نہ ہی نحوست

Marfat.com

ہے اور نہ ہی بدفالی ہے اور نہ بھوت کے اثرات ہیں۔"
اسے امام احمد و مسلم نے بیان کیا ہے۔

جنّت کی بو نہ سونگھنا

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ:
"ماہِ صفر میں نہ کوئی بیماری لگتی ہے اور نہ ہی بدفالی ہے اور نہ ہی نحوست ہے۔"

امام احمد اور بیہقی اور ابوداؤد نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور امام احمد و مسلم نے سائب بن یزید سے بیان کیا کہ:
"ماہِ صفر میں نہ نحوست ہے اور نہ بیمار کی بیماری تندرست کو لگے۔"

اسے قاضی محمد عبدالباقی انصاری نے اپنی حدیث کے جزو میں اپنے بزرگوں سے بیان کیا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ:
"نہ ہی صفر میں نحوست ہے نہ ہی کسی قسم کی بیماری لگتی ہے اور نہ دو مہینے ساٹھ دن کے ہوں اور جس نے اللہ کے ذمہ سے بدعہدی کی تو وہ جنت کی بو نہ سونگھے گا۔"

طبرانی نے معجم کبیر میں اور ابن عساکر نے عبدالرحمٰن بن ابی عمیر مزنی سے اسے بیان کیا۔

Marfat.com

طبرانی نے اسے حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے بھی ان الفاظ میں بیان کیا کہ:

"ماہِ صفر میں نہ ہی نحوست ہے اور نہ دو مہینے تیس تیس دن کے ہوں۔ جس نے اللہ کے ذمّہ سے بد عہدی کی سو وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک جان کو پیدا کیا تو اس نے اُس کی زندگی، اُس کی موت، اُس کی مصیبت اور اس کا رزق مرقوم کر دیا ہے۔"

تندرست اُونٹ جہاں سے چاہے گزرے

احمد و خطیب نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ:

"ماہِ صفر میں بیماری نہیں لگے گی اور نہ ہی بدشگونی ہوگی اور نہ ہی نحوست ہے۔ پس پہلے کو کس سے بیماری لگی؟"

اسے احمد و ابن ماجہ اور طبرانی نے کبیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ:

"ماہِ صفر میں نہ کسی کو بیماری لگتی ہے اور نہ ہی کوئی شخص نحوست میں مبتلا ہوتا ہے۔ بیمار اُونٹ تندرست اونٹوں میں نہ گھسے اور تندرست اُونٹ جہاں سے چاہے گزرے۔"

Marfat.com

عرض کیا گیا یہ کیوں؟ فرمایا اس لیے کہ یہ ایذا دیتا ہے۔ اسے بیہقی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ:

"ماہ صفر میں نہ بیماری لگتی ہے اور نہ ہی نحوست ہے۔"

اسے ابن جریر نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

کانوں سے سُنا اور آنکھوں سے دیکھا

ثعلبہ بن یزید حمانی سے روایت ہے، کہا کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہتے سُنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"ماہِ صفر میں نحوست نہیں ہے اور نہ ہی تندرست کو بیمار کی بیماری لگے۔"

میں نے عرض کیا کہ آپ نے یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سُنا ہے؟ فرمایا:

"ہاں میں نے اپنے کانوں سے سُنا اور اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔"

اسے ابن جریر نے بیان کر کے صحیح کہا ہے۔

جب ہم احادیث کو بیان کر چکے تو ہم "لَا صَفَرَ" جو فرمایا گیا ہے۔ اس کا مفہوم و مطلب بیان کرتے ہیں۔ تو ہم اسے مرقوم کرتے ہیں کہ:

"ابنِ اثیر نے نہایہ میں رقم کیا کہ صَفر اہلِ عرب کے نزدیک پیٹ کے اندر سانپ ہوتا ہے جو انسان کو بھوک میں کاٹتا

Marfat.com

ستاتا ہے اور یہی مرض متعدی بن جاتا ہے، پس اسلام نے اسے باطل قرار دیا۔"

پیٹ کا سانپ

کرمانی شرح بخاری میں ہے کہ صَفَر ایک پیٹ کا سانپ ہے، وہ سمجھتے تھے کہ خارش سے زیادہ متعدی ہے۔

طیبی شرح مشکوٰۃ میں ہے کہ اہل عرب گمان کرتے تھے کہ وہ سانپ بھوک کے وقت کاٹتا ہے اور بھوک کے وقت جو تکلیف ہوتی ہے، وہ اس کے کاٹنے سے ہوتی ہے۔

لفظ صَفر کی حکمتِ عجیبہ

اور بعض یہ کہا کرتے تھے کہ یہ ایسا مہینہ ہے کہ ان کے گمان میں اس میں مصیبتیں اور آفتیں بہت ہوتی ہیں تو شریعت نے ان کی نفی کر دی اور نہایہ میں ہے کہ بعض کہتے ہیں کہ اس سے مراد نسئی ہے وہ یہ کہ محرم کو صفر تک موخر کرنا اور صفر کو وہی ماہِ محرم ٹھہرا دینا ہے۔ اور امام نووی کی شرح مسلم میں ہے کہ صفر پیٹ میں ایک کیڑے کو کہتے ہیں اور وہ کدّو دانے کی طرح بھوک کے وقت پھدکتے ہیں اور بسا اوقات مار بھی ڈالتے ہیں۔ دوابٌ دال مہملہ اور بائے موحدہ کے ساتھ جمہور کے نزدیک ہے اور ذوات کی روایت بھی ہے یعنی ذالِ معجمہ اور تائے فوقانیہ دو نقطوں

Marfat.com

سے بھی اس کی تاویل ہو سکتی ہے اور نہایہ میں ہے کہ اوّل زردی اللہ کی راہ میں سُرخ اُونٹوں سے بہتر ہے یعنی بھوکا رہنا۔ اور صفر اس کیڑے کو بھی کہتے ہیں جو جگر میں پسلیوں کی ہڈیوں کے سرے میں پیدا ہوتا ہے تو اُس سے آدمی بہت زیادہ زرد ہو جاتا ہے اور کبھی کبھی وہ اُسے ہلاک بھی کر دیتا ہے۔

قاضی عیاض کے نزدیک لا صَفَرَ کے معنی ومفہوم

قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب مشارق انوار میں ہے کہ لا صَفَرَ سے مراد وہ مشہور و معروف جہلیہ ہے کہ اہل جاہل جس کے طور طریقہ کو نسئ میں بدل ڈالتے اور ماہِ محرم کو اس سے موخر کر کے صفر کو حرام ٹھہراتے تھے، یہ حضرت امام مالک وغیرہ کا قول ہے۔ اور ایک قول کی بناء پر لا صَفَرَ کے یہ معنی مراد ہیں کہ وہ پیٹ میں کیڑا ہوتا ہے جو سانپ کی طرح ہے اور جب بھوکا ہوتا ہے تو انسان کو کاٹتا ہے اور ایک سے دوسرے پر تجاوز کر جاتا ہے اور اس تعدی کو اسلام نے باطل کر دیا۔

صفر ایک درد ہے

جامع الاصول میں ہے کہ ابو داؤد نے کہا کہ بقیہ نے کہا کہ میں نے خود محمد بن راشد سے لا ھامہ کے معنی دریافت کیے تو فرمایا کہ جہالت کے دور میں لوگ کہتے تھے کہ کوئی نہیں ہے کہ مر جائے اور پھر دفن کیا جائے مگر اس کی قبر میں ھامہ نکلتا ہے۔ اور لا صَفَرَ کے معنی دریافت کیے

Marfat.com

تو فرمایا کہ جہالت کے زمانے میں لوگ صفر کے مہینے کی آمد کو منحوس تصور کرتے تھے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا لا صفر کہتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو یہ کہتے سُنا کہ صفر ایک درد ہے جو شکم میں نمودار ہوتا ہے جسے وہ متعدی تصور کرتے ہیں۔ یہ ابوداؤد نے کہا ہے۔

ایک سال حلال اور ایک سال حرام کرنا

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جاہلیت کے زمانہ میں جاہل صفر کو ایک سال میں حلال اور ایک سال میں حرام کر لیتے تھے۔ پھر رسول خدا علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا کہ لا صفر۔ اور اسی میں ہے کہ شرح غریب الصاد میں منقول ہے کہ لا صفر حدیث کی تفسیر مذکور ہو گئی اور عرب گمان کرتے تھے کہ پیٹ میں ایک سانپ ہوتا ہے جو بھوک کے وقت کاٹتا ہے اور یہ متعدی ہے تو اسلام نے اسے باطل قرار دے دیا۔

شیخ محقق کی آراء صفر کے بارے میں

بندۂ ضعیف نے کہا کہ اسی طرح صفر سے مختلف اقوال مراد لینے میں وارد ہیں۔ ان سب باتوں کا خلاصہ تین باتوں پر منحصر ہو جاتا ہے:

اوّل یہ کہ صفر سے مراد یا تو معروف ماہ ہے

دوسرے یہ کہ اس سے پیٹ کا کیڑا مراد ہے

تیسرے یہ کہ نسئی مذکور مراد ہے۔

Marfat.com

اور بدشگونی لینے کے ضمن میں اس کا ذکر کرنا پہلی مراد کے لینے میں تائید کرتا ہے۔ متعدی امراض کے ضمن میں ذکر کرنے سے دوسرے معنی مراد ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی کو بہتر علم ہے کہ اس سے کیا مراد ہے۔

دیگر الفاظ کی تحقیق

جب ہم صفر سے مراد لینے سے فرصت میں آئے تو اب مناسب ہے کہ دوسرے اُن الفاظ کی مراد بھی بیان کر دیں جو احادیث میں وارد ہے چنانچہ **العدویٰ** کے متعلق کہا جاتا ہے کہ مرض متعدی ہو گیا۔ جب اس کے ہم نشین اور پڑوسی کو یا اس کے ہمراہ خورد و نوش کرنے والوں کو ویسا ہی مرض ہو جائے بلاشبہ اسلام نے اسے باطل قرار دیا ہے۔

اسی طرح جامع الاصول ہیں **التطیر** ہے۔ جامع الاصول کی شرح میں جو اسی مصنف کی ہے اس کے معنی یہ بیان کیے ہیں کہ **طیرہ** وہ ہے جس سے بدشگونی لی جائے فال کے ذریعہ۔ یہ **طیر** سے نکلا ہے۔ عرب کا طور طریقہ تھا کہ وہ کوے اور شکرے جیسے پرندوں سے بدفالی کر لیا کرتے تھے اور اس کو منحوس تصور کرتے تھے اور یہ جانتے تھے کہ یہ پرندے خیر کی ضد اور مانع ہیں۔ پس اسلام نے اس کی ممانعت کر دی اور فرمایا **لا طیرة** اور یہ مصدر ہے جیسے التطیر تطیر الرجل تطیراً یا جیسے کہ تخیرۃ الشیٔ تخیراً و خیرۃً۔

دوسرے مصادر سوائے ان دونوں مصادر کے اس وزن پر نہیں آتے

Marfat.com

اور الفال دراصل مهموز العین ہے کبھی ہمزہ کی تخفیف کردی جاتی ہے فال اس طرح ہوتی ہے کہ کوئی آدمی بیمار ہوا اور دوسرے سے سنتا ہے کہ وہ کہتا ہے اے تندرست ! یا کسی چیز کی تلاش ہو وہ دوسرے سے سنتا ہے کہ کہتا ہے اے پانے والے ! تو وہ اپنے گمان میں یہ خیال کرتا ہے کہ اب اپنے مرض سے نجات پالوں گا اور اپنی گم شدہ چیز کو پالوں گا۔ اس قسم کی فال صحیح ہے۔ آئندہ اس کی تحقیق آنے والی ہے۔ منقول ہے کہ العدویٰ اعداء کا اسم مشتق ہے جیسے البقویٰ، الابقاء کا مشتق ہے۔ اعداء الداء کے معنی یہ ہیں کہ اسے وہی مرض ہو گیا ہے جو اس کے ساتھی کو تھا مثلاً ایک اونٹ کو خارش ہو تو اسے دوسرے اونٹ کے قریب نہ جانے دیں اس خوف سے کہ کہیں دوسرے کو بھی خارش نہ ہو جائے اور یہ اعتقاد رکھیں کہ خارش خود بخود اڑ کر دوسرے کو لگ جاتی ہے تو اسے اسلام نے باطل قرار دیا ہے۔ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا فرمان ہے کہ :۔

"اللہ تعالیٰ ہی بیمار کرتا ہے اور وہی شفا دیتا ہے۔"

اسی لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا :

"پہلے کو خارش کہاں سے لگ گئی۔ یعنی پہلے اونٹ میں خارش کہاں سے آگئی۔"

توریشتی شرح مصابیح میں کہتے ہیں کہ العدویٰ کے معنی بیماری اور عادت کے ہیں جو دوسروں کو لگ جائے۔ اس قسم کی بیماری اطباء کے نزدیک سات امراض میں ہے :۔

Marfat.com

۱. جذام (کوڑھ) ۲. خارش ۳. چیچک ۴. سرخباده
۵. گندہ دہنی ۶. آشوب چشم اور امراض وبائی ۔ ۷.

شریعت کے خلاف عمل

قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے مشارق الانوار میں درج کیا ہے کہ عدوی اُسے کہتے ہیں جو زمانۂ جاہلیت کے لوگ اعتقاد رکھتے تھے مریض کا مرض اُس کے ہم نشین پڑوسی کو لگ جائے حالانکہ وہ اس سے قبل تندرست تھا۔ تو شریعت نے اس کی نفی کردی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا **لا عدوی**۔ یہ اس امر کا بھی متحمل ہے کہ ایسا اعتقاد نہ رکھنا چاہیئے یا یہ کہ حقیقت میں اس بات کی کوئی اصل نہیں ہے جیسا کہ فرمایا کہ کوئی چیز کسی کو نہیں لگتی اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ فرمان بھی ہے کہ پہلے کو کہاں سے لگی۔ یہ دونوں مفہوم شریعت کے مخالف ہیں۔

اَلْھَام جو ہامہ کی جمع ہے وہ ایک پرندہ ہے کیونکہ عرب اعتقاد رکھتے تھے کہ مردہ کی ہڈیاں **ھامہ** ہو کر اُڑ جاتی ہیں اور یہ کہا کرتے تھے کہ مقتول ہامہ سے نکلتا ہے یعنی **ھامہ** کے سر سے نکلتا ہے۔ وہ ہمیشہ یہ کہا کرتا ہے کہ مجھے پانی پلاؤ حتیٰ کہ اس کا قاتل ہلاک کر دیا جائے اور نہایہ میں ہے کہ ہامہ سر کو کہا جاتا ہے اور ایک پرندہ کا نام ہے اور حدیث میں یہی مراد ہے اور یہ اس لیے کہ عرب اس سے نحوست کی بدشگونی لیتے تھے اور ہامہ رات کا پرندہ ہے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ کہ **ھامہ** اُلّو کو کہتے ہیں۔ اور

Marfat.com

ایک قول یہ بھی ہے کہ عرب گمان رکھتے تھے کہ اُس مقتول کی رُوح جس کے بغض و کینہ کا بدلہ نہ لیا جائے وہ ہامہ بن کر اُڑتی پھرتی ہے کہ ہامہ مردے کی ہڈیاں ہوتی ہیں۔ اور ایک قول ہے کہ اس کی رُوح ہامہ ہو جاتی ہے پھر وہ اُڑتی پھرتی ہے اور اس کا نام صدیٰ رکھتے تھے۔ پس اسلام نے اس کی نفی فرمادی اور ایسا اعتقاد رکھنے سے منع کر دیا۔

الہامہ کی توضیح

طیبی نے فرمایا کہ الہامہ ایک نام ہے جسے وہ منحوس تصور کرتے تھے اور عرب گمان رکھتے تھے کہ مردے کی ہڈیاں جب بوسیدہ ہو جاتی ہیں تو ہامہ ہو کر قبر سے نکل آتی ہیں اور ماری ماری پھرتی ہیں اور اپنے گھروں کی خبر بھی لیتی ہیں۔ پس حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس عقیدہ کو باطل قرار دیا۔ اور ایک قول یہ ہے کہ ہامہ وہ اُلّو ہے جب کسی کے گھر پہ جا بیٹھتا ہے تو وہ اُس کو اپنی موت کی خبر دینے والا اعتقاد کرتے تھے اور ہامہ میم مخففہ کے ساتھ ہے روایتِ مشہورہ کی بنا پر۔ اور ایک قول تشدید کا بھی ہے۔

الہام کی توضیح

قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ الہام ۔ ایک پرندہ ہے جو مردوں اور قبروں سے محبت رکھتا ہے اور اسے صدیٰ بھی کہتے ہیں اور وہ رات ہی کو اڑتا ہے اور وہ اُلّو کا غیر ہے مگر اس کا مشابہ ہے۔ اور عرب گمان

Marfat.com

رکھتے تھے کہ جب کوئی شخص قتل ہو جائے اور اُس کے کینہ کا بدلہ نہ جائے تو اُسے ہامہ سے جو سر کا اُوپر کا حصّہ ہے ایک پرندہ نکلتا ہے جو اس کی قبر پر چِلّاتا ہے کہ مجھے پانی پلاؤ، مجھے پانی پلاؤ، میں پیاسا ہوں۔ یہاں تک کہ اُس کا قاتل مارا جائے۔ اس سلسلہ میں اُن کے بہت سے اشعار ہیں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے سر سے ایک کیڑا نکلتا ہے پھر وہ پرندہ بن کر ایسی ہی آوازیں دیتا ہے۔ پس حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ممانعت یہی احتمال رکھتی ہے اور اسی طرف بہت سے علماء گزرے ہیں۔ اور اسی جانب حربی اور ابو عبیدہ کا رجحان ہے۔ حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ میں اُسے پرندہ ہی خیال کیا کرتا ہوں جسے وہ لوگ ہامہ کہتے ہیں۔ حضرت علاّمہ قاضی نے فرمایا کہ ممکن ہے اس سے تطیر یعنی بدشگونی مراد ہو کیونکہ عرب بھی اس پرندہ سے جسے ھام کہا جاتا ہے بدشگونی لیا کرتے تھے اور کچھ لوگ ایسے بھی تھے جو نیک فال لیا کرتے تھے۔ یہ شمر بن حمدویہ کا مذہب ہے اسے ابن اعرابی سے نقل کیا ہے۔ حضرت ابو عبیدہ فرماتے ہیں کہ عرب گمان رکھتے تھے کہ جب مردوں کی ہڈیاں بوسیدہ ہو کر ھامہ بن کر اُڑ جاتی ہیں تو اُسے صدیٰ کہتے تھے۔

الغول کی توضیح

الغول حدیث میں ہے اور شرح جامع الاصول میں اس کی تفسیر یوں ہے کہ ایک جانور ہے جس کے بارے میں عرب سمجھتے تھے کہ یہ بعض اوقات راستہ

Marfat.com

میں سامنے آجاتا ہے۔ پھر وہ لوگوں کو مار ڈالتا ہے۔ یہ شیاطین کی ایک قسم ہے، اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد لا غول اس سے شیطانوں کی حقیقت اور اس کے وجود کی نفی میں نہیں ہے بلکہ اس میں عرب کے اس گمان کا ابطال ہے جو وہ سمجھتے تھے کہ وہ ہلاک کر دیتا ہے اور مختلف صورتوں میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ تم اس کی تصدیق نہ کرو۔

غول کی حقیقت

نہایہ میں ہے کہ غول، غیلان کا مفرد ہے اور یہ شیطان، جن کی جنسوں میں ہے۔ عرب گمان رکھتے تھے کہ غول جنگل میں لوگوں کو نظر آتا ہے اور پھر وہ مختلف صورتوں میں پلٹتا ہے اور لوگوں کو راستہ سے بھٹکاتا ہے پھر وہ ہلاک کر دیتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان نے اس عقیدہ کا ابطال فرمایا ہے۔

اور ایک قول یہ ہے کہ لا غول میں غول کی ذات کی نفی نہیں ہے بلکہ عرب کے اس گمان کا ابطال ہے جو وہ کہتے تھے کہ وہ مختلف صورتوں میں تبدیل ہو کر لوگوں کو بھٹکاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ وہ کسی کو نہیں بھٹکاتا۔ اور یہ حدیث اس مفہوم کی شاہد ہے کہ غول نہیں ہے بلکہ سعالی ہے اور سعالی جنات میں جادوگر ہوتے ہیں جو تخیلات اور تلبیسات میں مبتلا کرتے ہیں۔ اور

Marfat.com

اور اسی سلسلہ میں یہ حدیث ہے کہ جب شیاطین پریشان کریں اور مختلف صورتیں بدلیں تو فوراً اذان دینا شروع کر دو یعنی ان کے شر کو ذکرِ الٰہی سے دُور کر دو کیونکہ اذان سے وہ دور بھاگ جائیں گے۔

یہ حدیث بھی اس پر دلالت کرتی ہے کہ اس غول کی نفی سے ان کے وجود کی نفی مراد نہیں ہے۔ علامہ بغوی نے فرمایا کہ بالکل اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ شیطان کسی کام سے بھٹکانے اور کسی کو ہلاک کرنے کی قدرت ہی نہیں رکھتے بجز اللہ تعالیٰ کے اذن کے۔

اور کہا گیا ہے کہ غیلان جنات کے جادوگر ہیں جو لوگوں کو بھٹکا کر فتنوں میں مبتلا کرتے ہیں۔ مفاتیح شرح مصابیح میں ہے کہ غول بفتح الغین مصدر ہے جو بمعنی غالہٗ اھلکہٗ ہے اور ضمّہ کے ساتھ ایک نام ہے۔ عرب گمان کرتے تھے کہ وہ لوگوں کو نظر آتے ہیں لہٰذا شریعت نے اس کی نفی کر دی یہ بھی ممکن ہے کہ غول حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی برکت سے دُور ہو گیا ہو جیسے آسمان سے باتوں کا سننا ختم ہو گیا۔

غول کے پنجہ سے رہائی مانگنا

طیبی نے فرمایا کہ یہ حدیث کہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں غول کے پنجہ میں آؤں۔ اب اگر غول سے کسی چیز کا قبضہ میں آنا اس طرح پر کہ اُسے خبر نہ ہو مراد ہے، تو میں (مصنف علیہ الرحمہ) کہتا ہوں کہ اس کی تائید یہ روایت بھی کرتی ہے کہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں غول کے پنجہ میں نیچے کی جانب سے آؤں

Marfat.com

یعنی میں اس طرح پر مصیبت میں مبتلا ہو جاؤں کہ مجھے خبر بھی نہ ہو۔ اس سے مراد زمین میں دھنس جانا ہے جیسا کہ نہایہ میں ہے۔

جنّات کے جادوگروں کا صورتیں بدلنا

قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مشارق الانوار میں فرماتے ہیں کہ وَلَا غُوْلُ غین کے ضمہ کے ساتھ جو روایت ہے حدیث میں اس کی تفسیر آئی ہے کہ غول وہ ہے جو تغوّل کرے یعنی تا اور غین کے فتح کے ساتھ مراد ہے۔ مطلب یہ کہ جنات کے جادوگر غیلان کی طرح مختلف صورتیں بدلتے ہیں کیونکہ عرب کہا کرتے تھے کہ غیلان لوگوں کو دکھائی دیتا ہے اور خوب مختلف صورتیں بدلتے ہیں اور انہیں راستہ سے بھٹکاتے اور ہلاک کرتے ہیں۔ پس حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حالت کو باطل کر دیا۔

اَلنَّوْء کی حقیقت

ارشاد نبوی میں اَلنَّوْء ہے۔ شرح جامع الاصول میں ہے کہ اَلنَّوْء انواء کا مفرد ہے اور یہ اٹھائیس ستارے ہیں۔ وہ منازل ہیں ان میں سے عرب میں تیرھویں رات کو طلوعِ فجر کے ساتھ ایک منزل ختم ہوتی ہے اور دوسری منزل اس کے مقابل سے طلوع کرتی ہے۔ پس یہ اٹھائیس کو اکب سال بھر میں اپنے دورے تمام کرتے ہیں۔ عرب گمان کرتے تھے کہ ایک منزل کے ساقط ہونے اور اس کے مقابل طلوع کرنے سے بارش ہوتی ہے۔ پس

Marfat.com

عرب والے بارش کو منزل کی جانب نسبت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ وہاں منزل کی بناء پر بارش ہوئی۔ اسی لیے اس کا نوء نام ہو گیا۔ اس لیے کہ جب ساقط ہونے والی منزل مغرب کی جانب ساقط ہوتی ہے تو طلوع ہونے والی منزل مشرق سے طلوع ہو جاتی ہے تو کہتے ہیں نیوءُ نوءً یعنی ڈوبا اور طلوع ہُوا۔

نوء کے معانی

ایک قول یہ ہے کہ نوء کے معنی ڈوبنے کے ہیں اور وہ اضداد سے ہے حضرت ابو عبید نے فرمایا کہ اس جگہ کے بغیر کہیں اور نوء کے معنی ڈوبنے کے نہیں ہیں۔ اسی وجہ سے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نوء کے متعلق شدّت فرمائی کیونکہ اہل عرب بارش کو اس طرف منسوب کرتے تھے لیکن جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ بارش اللہ تعالیٰ کے امر سے اور کہ ہم پر فلاں منزل کی وجہ سے بارش ہوئی مراد لینا کہ فلاں وقت میں بارش ہوتی ہے کہ وہ فلاں منزل میں ہے، تو اب یہ کہنا جائز ہو گا۔

نمازِ استسقاء کا ارادہ کرنا

مروی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے استسقاء کی نماز کا ارادہ کیا تو حضرت عباس بن عبد المطلب کو بلایا اور پوچھا کہ ثریا کی منزل میں کتنے دن باقی ہیں اُنھوں نے کہا کہ اس کا علم رکھنے والے بتاتے ہیں کہ زمین میں سقوط کے بعد سات دفعہ کنارے پر آیا ہے۔ پھر وہ سال پورا نہ ہُوا

Marfat.com

تھا کہ بارش ہو گئی۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مراد اس سے یہ تھی کہ اس وقت میں کتنی مدت باقی ہے کہ جب کہ وہ وقت پورا ہو گا اور قدرتِ الٰہی سے بارش ہو گی۔

چاند کا منازل طے کرنا

صاحب نہایہ نے مرقوم کیا کہ انواء امر جاہلیت کی باتوں میں سے ہے اور وہ اٹھائیس منازل چاند ہیں اور چاند ہر رات ان میں سے ایک منزل طے کرتا ہے۔ اس طرف آیت کا یہ اشارہ ہے کہ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاهُ مَنَازِلَ الآیہ چاند کے لیے ہم نے منازل مقرر فرمائی ہیں۔

نہایہ کا باقی کلام شرح جامع الاصول کے کلام کی طرح ہے۔ ماسوا اس قول کے جو ابو عبید سے منقول ہے۔

صحیح بخاری میں نوء کی تعریف

صحیح بخاری کی شرح میں کرمانی نے فرمایا کہ نوء نون کی فتح اور سکون واؤ کے ساتھ ہے اس کے بعد ہمزہ ہے۔ اہل عرب گمان کرتے تھے کہ بارش ستاروں کے ظاہر ہونے اور ڈوبنے کی بناء پر ہے جو شخص صرف اسے ایک وقت تصور کرے تو اس میں بھی مضائقہ نہیں ہے اس لیے کہ کوئی وقت ایسا نہیں ہے جو بندوں پر سود مند نہ ہو۔ ازاں بعد انہوں

Marfat.com

نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نمازِ استسقاء کا واقعہ بیان کیا اُسی طرح کہ جس طرح جامع الاصول میں مذکور ہے۔

علامہ ابن عربی اور نووی کا تصوّر

قاضی ابن عربی نے فرمایا کہ جو آدمی اس کا منتظر ہو کہ یہی ذاتِ باری تعالیٰ کے سوا فاعل ہے یا اس کو اور ذاتِ باری تعالیٰ کو شریک تصور کرے وہ کافر ہے اس لیے تخلیق ذاتِ باری تعالیٰ کا کام ہے اور جو آدمی انواء سے اجراء عادت مراد لے تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں ہے لیکن علامہ نووی نے فرمایا کہ یہ مکروہ ہے اس لیے کہ یہ علامتِ کفر ہے اور اس سے کفر کا خدشہ ہوتا ہے۔

علامہ طیبی اور قاضی عیاض کے تصورات

علامہ طیبی نے فرمایا کہ یہ مکروہ تنزیہی ہے۔ علامہ قاضی عیاض نے فرمایا کہ ایسے ہی انواء کا ذکر کرنا جاہلیت کے حکم میں سے ہے جو یہ کہے کہ فلاں نوء کی بناء پر ہم پر بارش ہوئی۔ کیونکہ اہل عرب کے نزدیک (۲۸) منازل میں سے کسی ایک منزل میں ستارہ کے غروب وسقوط کا نام نوء ہے اور وہ یہ کہ ایک ستارہ کا مغرب میں ڈوبنا اور اسی طرح دوسرے ستارہ کا مشرق سے اس کے مقابل طلوع ہونا ہے۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ ایسے وقت یقیناً بارش ہوگی۔ بارش کی وجہ یا تو نوء ہے یا تیز آندھی وغیرہ۔ پھر ان میں سے بھی کچھ تو ڈوبنے والے ستارہ کی تاثیر مانتے ہیں اور کچھ طلوع ہونے

Marfat.com

والے کی۔ اس لیے کہ یہی تو ہے جس سے نوء ہُوا یعنی اپنی جگہ سے اُوپر اُبھرا طلوع ہوا۔ پس بارش کی اُس کی طرف نسبت کرتے ہیں لہٰذا حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے ایسا عقیدہ رکھنے سے منع فرمایا ہے اور ان کا یہ قول کہ اس کا فاعل کافر ہوتا ہے اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ بہت سے علماء نے اس پہ اتفاق ظاہر کیا۔ ممانعت اور تکفیر اُس آدمی کے لیے ہے جو ستارہ کو بالذات فاعل اعتقاد کرے، نہ کہ وہ شخص جو عادت کی طرف نسبت کرے اور بعض علماء نے ہر طرح پہ کراہت کا اظہار فرمایا ہے کیونکہ ممانعت عام ہے۔ اور بعض علماء اس کے کفر کے عقیدہ سے مراد کفرانِ نعمت لیتے ہیں۔ ہم نے اپنی دوسری کتاب میں اس باب کو کھول کر بیان کیا ہے۔

طیرہ اور عدویٰ میں امتیاز

اس لیے کہ طیرہ اور عدویٰ لوگوں میں بہت شہرت رکھتا ہے اور عملی اور اعتقادی صورت میں لوگ سخت گرفتار ہیں اور احادیث ان دونوں کے بارے میں بکثرت واقع ہیں تو ہم نے ارادہ کیا کہ اسے مستقل طور پر دو ابواب میں علیحدہ علیحدہ بیان کر دیں۔

باب اوّل طیرہ کے بیان میں

طیبی میں مرقوم ہے کہ طیرہ طا کی زیر اور یا کے زبر کے ساتھ ہے اور کبھی یا ساکن بھی ہوتی ہے۔ اس کے معنی کسی شے کو منحوس تصوّر کرنے کے ہیں

Marfat.com

یہ مصدر تطیرہ طیرۃً کا ہے جیسے تحیّر حیرۃً۔ ان دونوں کے سوا کوئی اور مصدر اس وزن پر نہیں آتا۔ اور حقیقت یہ ہے جیسا کہ منقول ہے کہ پرندوں اور شکاری کے داہنے ہاتھ میں شکار آنا اور ہرن وغیرہ سے بدشگونی لینا ہے۔ اس پر انھیں اتنا اعتقاد تھا کہ وہ اپنے قصد سے رُک جاتے تھے۔ پس شریعت نے اس سے منع کرتے ہوئے اسے باطل ٹھہرایا اور خبر دی کہ اس میں کسی طرح کے نفع و نقصان پہنچانے کی تاثیر نہیں ہے اور فال مہموز العین ہے یہ نیک و بد دونوں کے لیے استعمال ہُوا ہے۔ اور طیرہ صرف بدشگونی میں استعمال ہوا ہے اور کبھی نیک فال میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ سب کچھ تذکرہ لغوی معنیٰ کے اعتبار سے ہے لیکن شرعی اعتبار سے اس کا استعمال یہ ہے کہ فال جب مطلق مستعمل ہوگا تو اس سے نیک کام خاص ہوگا اور طیرہ اَمر بد کے لیے۔ ہاں مقید فال کا استعمال اَمر بد کے لیے ہو جاتا ہے جیسے کہا جاتا ہے کہ بد فال مکروہ فال وغیرہ۔

فال اور طیرہ میں امتیاز

علامہ طیبی نے فرمایا کہ فال اور طیرہ میں فرق حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے سمجھا جاتا ہے جو حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مجھے نہ عدویٰ ہے نہ طیرہ بلکہ مجھے تو فال پسند ہے۔"

صحابہ نے عرض کیا:

Marfat.com

"فال کیا ہے؟

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"وہ نیک کلمہ ہے"

کرمانی کا تصوّر

کرمانی نے شرح بخاری میں فرمایا کہ:

"اس کی اصل یہ ہے کہ اہل عرب ہرنوں اور پرندوں کو چھوڑتے تھے۔ پس جب وہ داہنی طرف جاتے تو اُسے متبرک سمجھتے اور اگر بائیں جانب جاتے تو اُسے منحوس سمجھا جاتا۔"

امام نووی کا تصوّر

امام بخاری نے مسلم کی شرح میں فرمایا کہ اس پر عقیدہ رکھنا شرک ہے اس کا قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ چیز جس کا ضرر نہ واقع ہوتا ہو اور نہ عادتًا اس کے موافق آتا ہو نہ بالخصوص نہ بالعموم تو وہ کام ممنوع ہے۔ اسے طیرہ کہا جاتا ہے اور ہر وہ چیز جو بالعموم ضرر پہنچائے مگر اُس کی خاصیت نہ ہو اور یہ کبھی کبھی ہو متواتر نہ ہو مثلاً وبا وغیرہ تو اُس میں نہ جائے اور نہ وہاں سے باہر نکلے اور ہر وہ چیز جو خاص ہو مگر عام نہ ہو جیسے مکان اور گھوڑا، اور عورت، اس سے اجتناب کرنا مباح ہے۔

Marfat.com

تفاول کیا ہے؟

نہایہ میں ہے کہ فال ہمزہ کے ساتھ ہر نیک و بد میں استعمال ہے اور طیرہ اکثر برائی میں مگر نادر طور پر اچھائی میں استعمال ہے اور لوگ بطور تخفیف ہمزہ کو ترک کر دیتے ہیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فال کو اس لیے پسند فرمایا ہے کہ لوگ جب کبھی سببِ ضعیف یا سببِ قوی سے فائدہ کی اُمید باری تعالیٰ سے کرتے ہیں اور اس کے انجام کی بھلائی کے اُمیدوار ہوتے ہیں تو وہ لوگ خیر پر ہیں۔ اگرچہ اُمیّد کی جہت میں غلطی کر جائیں لیکن اُمید رکھنا ان کے حق میں مفید ہے لیکن جب وہ اپنی اُمیّد کو اور اپنی خواہشوں کو ذاتِ باری تعالیٰ سے قطع کر لیں۔ تو یہ صفت مذموم ہے مگر طیرہ! تو یہ ذاتِ باری تعالیٰ کی طرف سے بدظنی اور بلاء کی توقع ہوتی ہے تو یہ توقع عقلمندوں کے نزدیک مذموم اور شریعت میں ممنوع ہے اور تفاول یہ ہے کہ بیمار آدمی یا گم شدہ شے کا تلاش کرنے والا کسی دوسرے سے سُن لے کہ اے تندرست یا اے پانے والے۔ تو اپنے تندرست ہونے یا پانے کا گمان کرے۔ میں کہتا ہوں کہ حدیث پاک میں کلمہ پاک کا یہی مفہوم ہے۔

طیرہ کیا ہے؟

نہایہ میں ہے کہ طیرہ بمعنی جنس اور فال بمعنی نوع وارد ہے۔ اسی

Marfat.com

اسی باب میں یہ ہے کہ طیرہ سے فال زیادہ سچی ہے ۔ میں کہتا ہوں کہ ممکن ہے کہ یہ مشاکلت کی جہت سے ہو کیونکہ طیرہ کے یقیناً لغوی معنی منحوس جاننا ہیں لیکن فال کا عام ہونا مسلم ہے ۔

قاموس میں ہے کہ طیرہ اُسے کہتے ہیں جو بُری فال لے کر منحوس سمجھیں ۔

جامع الاصول کی احادیث کا تذکرہ

اَب جبکہ تم نے طیر اور تفاول کے مفہوم کو جان لیا تو ہم ان احادیث کو بیان کرتے ہیں جو اس باب میں روایت کی گئی ہیں ۔ تو معلوم ہونا چاہیئے کہ بعض احادیث میں عدویٰ اور طیرہ کا ذکر ایک جگہ مرقوم ہے ۔ لهذا ہم ان میں سے جو حدیث کسی ایک جگہ ذکر کریں گے اُسے ہم دوسری جگہ بیان نہیں کریں گے ۔ یہی حال اُن احادیث کا ہے جو ہم نے صفر میں بیان کر دی ہیں ۔ البتہ ہم کسی غرض و غایت سے جو سلسلہ کلام لاحق ہو جائے تو دوبارہ ذکر کر دیں گے ۔ اب اُن احادیث کا بیان شروع ہے جو جامع الاصول میں روایت کی گئی ہیں ۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے اُنھوں نے کہا کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کسی شے سے بدشگونی نہیں کرتے تھے جب بھی آپ کسی عامل کو روانہ فرماتے تو اس کا نام پوچھ لیتے اگر وہ نام اچھا ہوتا تو آپ بھی خوش ہوتے اور آپ کے رُخِ انور پر اس مسرت کا اظہار ہوتا اور اگر اس کا نام اچھا نہ ہوتا تو آپ کے رُخِ انور سے ناپسندیدگی کے آثار نمودار ہو جاتے۔ اور جب آپ کسی گاؤں میں تشریف لے جاتے تو اس کا نام پوچھتے اگر وہ اچھا ہوتا تو رُخِ انور سے مسرت کا اظہار ہوتا اور اگر اچھا نہ ہوتا تو آپ کے چہرہ مبارک سے ناخوشگواری کے آثار نمودار ہوتے۔ اِسے ابو داؤد نے بیان کیا۔

حضرت اَنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب کسی کام کے لیے باہر نکلتے تو اُسے پسند فرماتے کہ یہ سنیں کہ کوئی یارا شد یعنی نیک رو اور یا نجیح اے پانے والے کہے۔ ترمذی نے اسے تخریج کیا۔

Marfat.com

طیرہ کا تذکرہ

عروہ بن عامر قرشی سے روایت ہے اُنہوں نے کہا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے طیرہ کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا اس میں جو بہتر ہے وہ فال ہے، مسلمان کو چاہیئے کہ کسی قسم کا تردّد نہ کرے۔ پس اگر تم میں سے کوئی ناپسند کو دیکھے تو اُسے یہ کہنا چاہیئے اے خدا! تیرے سوا کوئی بھلائی نہیں لاتا اور تیرے سوا کوئی بُرائی کو دُور نہیں کرتا۔ تیرے سوا کسی میں کوطاقت نہیں ہے۔ ابوداؤد نے اس کی تخریج کی۔

طیرہ شرک ہے

حضرت ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"طیرہ شرک ہے، طیرہ شرک ہے اور ہم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے جو طیرہ سے خالی ہو مگر اللہ تعالیٰ توکل کی برکت سے اسے دور فرمادیتا ہے۔"

ابوداؤد نے اسے بیان کیا۔

توکل کی برکت

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"طیرہ شرک ہے، طیرہ شرک ہے اور کوئی ہم میں ایسا نہیں جو طیرہ سے خالی ہو مگر اللہ تعالیٰ توکل کی برکت سے اسے دُور کر دیتا ہے۔"

ابو داؤد نے اسے بیان کیا۔

ترمذی میں مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"طیرہ شرک ہے اور کوئی ہم میں سے ایسا نہیں جو طیرہ سے خالی ہو لیکن اللہ تعالیٰ توکل کی برکت سے دور کر دیتا ہے۔"

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ میں نے محمد بن اسمٰعیل سے سُنا کہ وہ کہتے تھے کہ سلیمان بن حرب اس حدیث کے متعلق فرماتے تھے کہ میرے خیال میں وما منا لکن اللہ یذھبہ بالتوکل حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

فال کیا چیز ہے؟

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"نہ عدویٰ ہے نہ طیرہ اور مجھے تو فال پسند ہے۔"

صحابہ نے عرض کیا:

Marfat.com

"فال کیا ہے ہے؟

فرمایا:

"وہ نیک کلمہ ہے"۔

بخاری و مسلم نے اس کی تخریج کی۔

اور بخاری میں اس کی مثل ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ:

"مجھے نیک فال، اچھا کلمہ پسند ہے"

اور مسلم میں بھی اسی کی مثل ہے کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ:۔

"نیک کلمہ پسند ہے"۔

اور ابو داؤد کی ایک روایت بخاری کی مثل ہے اور ترمذی نے پہلی روایت کو نقل کرتے ہوئے کہا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"نہ عدویٰ ہے نہ طیرہ۔ البتہ نحوست تین چیزوں میں ہے۔ گھوڑے، عورت اور مکان میں"۔

ایک روایت میں راوی کا قول ہے کہ شوم یعنی نحوست کا ذکر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس صحابہ نے کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ:

"اگر نحوست ہو سکتی ہے تو مکان، عورت اور گھوڑے میں"۔

Marfat.com

بخاری و مسلم نے اس کی تخریج کیا۔

اور مسلم میں یوں ہے کہ عورت، گھوڑے اور مسکن میں ہے۔ صاحب مؤطا اور ابو داؤد و ترمذی اور نسائی نے پہلی روایت کی تخریج کی اور عدوی اور طیرہ کا ذکر نہیں ہے۔

نحوست کہاں ہو سکتی ہے؟

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"اگر کہیں نحوست ہو سکتی ہے تو صرف گھوڑے، عورت اور مسکن میں ہو سکتی ہے۔"

بخاری و مسلم نے اس کی تخریج کی اور مؤطا نے اس کی مثل بیان کیا اور وہ اپنی حدیث میں کہتے ہیں کہ:

"نحوست گھر، خادم اور گھوڑے میں ہے۔"

اسے مسلم اور نسائی نے بیان کیا۔

برکت کس میں ہے؟

حکیم ابن معاویہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا۔

"نحوست نہیں ہے اور کبھی گھر، عورت اور گھوڑے

Marfat.com

میں برکت ہوتی ہے۔"

ترمذی نے اسے تخریج کیا۔

فال کیا ہے؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سُنا کہ:

"طیرہ نہیں ہے، اس کا بہتر جز و فال ہے۔"

عرض کیا گیا، یا رسول اللہ! فال کیا ہے؟ تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"وہ نیک کلمہ ہے جسے کوئی تم سے سُن لے۔"

اسے بخاری و مسلم نے تخریج کیا۔

عیافہ اور طیرہ میں فرق

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باپ سے روایت بیان کی کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ:

"عیافہ یعنی جانوروں سے فال لینا اور طیرہ اور طرق بُت پرستی ہے۔"

اسے ابوداؤد نے بیان کیا اور کہا کہ طرق پرندہ کا اڑانا اور عیافہ لکیر کھینچنا

Marfat.com

ہے اور اسی شرح میں کہا کہ عیافہ پرندوں کو اڑانا اور اُس سے شگون لینا ہے جس طرح کہ عرب والے کیا کرتے تھے کہ وہ پرندوں کو اُڑا کر شگون لیتے تھے اور طرق کنکریاں مارنا ہے اور کہا گیا ہے کہ ریت میں لکیریں بنانا ہے۔ جس طرح علم نجوم جاننے والے دل کی باتیں وغیرہ بتانے کے لیے کیا کرتے ہیں۔ اور بت پرستی وہ چیز ہے جس کی ماسوا اللہ پوجا کی جائے۔

جبت کسے کہتے ہیں

اور ایک قول یہ ہے کہ جبت کاہن اور شیطان کو کہا جاتا ہے۔ طیبی نے قول بیان کرتے ہوئے کہا کہ عیافہ پرندوں کا اُڑانا اور اُن کے ناموں بولیوں اور گزرگاہوں سے شگون لینا ہے اور عرب کے سفروں میں یہ عادت پائی جاتی تھی۔ وہ بولا کرتے تھے کہ عاف یعیف عیفاً جب پرندوں کو اڑائے اور اندازہ اور گمان کرے۔ اور طرق وہ کنکریاں مارنا ہے جس طرح عورتیں کرتی ہیں۔ اور ایک قول یہ ہے کہ وہ ریت میں لکیر کھینچنا ہے اور جبت جادو اور کہانت کو کہا جاتا ہے۔ اور ایک قول یہ ہے کہ ہر وہ شے جسے ماسوا اللہ پوجا جائے۔ اور ایک قول جادو کا بھی ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمان بہ جبت سے ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ یہ جبت کا عمل ہے اور کہا جاتا ہے کہ یہ لفظ عربی کا نہیں ہے۔

حضرت سعد بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ لفظ حبشی ہے اور قطرب نے کہا جبت وہ ہے جس میں کچھ بھی بھلائی نہ ہو۔

Marfat.com

گھر میں بے برکتی ہونا

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ ایک شخص نے بارگاہِ نبوی میں عرض کیا، یارسول اللہ! ہم پہلے ایک گھر میں سکونت پذیر تھے جہاں پر ہم بہت سے فرد تھے اور بہت سا مال بھی رکھتے تھے۔ پھر ہم نے وہ گھر بدل لیا تو اس میں ہمارے فرد کم ہو گئے اور ہمارا مال بھی کم ہو گیا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"اسے چھوڑ دو یہ بُرا گھر ہے۔"

اسے ابوداؤد نے بیان کیا۔

حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی خدمت میں ایک عورت آئی، اس نے عرض کیا ہمارا ایک گھر تھا جہاں ہمارے افراد کثرت سے تھے اور مال میں بھی کثرت تھی۔ پھر ہم نے اسے تبدیل کر لیا تو افراد اور مال میں کمی ہو گئی تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"اسے چھوڑ دو یہ اچھا نہیں ہے۔"

مؤطا نے اسے تخریج کیا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

طیرہ شرک ہے

طیرہ تقدیر کے ساتھ ہے۔ اسے حاکم نے مستدرک میں بیان کیا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ طیرہ شرک ہے۔ ترمذی، احمد اور بخاری نے ادب میں اور ابن ماجہ اور حاکم نے مستدرک میں روایت کیا۔

زمانہ جاہلیت کا عمل

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ زمانہ جاہلیت میں کہا کرتے تھے کہ شگون صرف عورت، جانور اور مکان میں ہے۔ اسے حاکم نے مستدرک میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں روایت کیا۔

نحوست تین میں ہے:

عورت مکان جانور

اسے ترمذی اور نسائی نے ابن عمر سے روایت کیا۔

Marfat.com

اگر نحوست کسی چیز میں ہوتی تو مکان، عورت اور گھوڑے میں ہوتی۔
اسے احمد اور بخاری نے سہل بن سعد سے اور بیہقی نے ابن عمر سے اور نسائی نے جابر سے روایت کیا۔

تین صفات

انسان تین صفات رکھتا ہے:
۱۔ شگون لینا۔
۲۔ بدگمانی کرنا۔
۳۔ حسد کرنا۔

پس طیرہ سے یوں نجات ہے کہ اس طرف خیال نہ کرے اور بدگمانی سے اس طرح کہ تحقیق کی طرف نہ جائے اور حسد سے اس طرح کہ وہ ظلم نہ کرے۔
اسے بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابوہریرہ سے روایت کیا ہے اور ابن صیصری نے امالی اور دیلمی نے مسند الفردوس میں ان الفاظ میں روایت کیا کہ مومن تین خصائل رکھتا ہے آخر حدیث تک۔
۱۔ وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے کہ جس نے شگون لیا۔
۲۔ اور نہ وہ کہ جس کے لیے شگون لیا۔
۳۔ اور نہ وہ کہ جو کہانت کرے۔ یا کہ جس کے لیے کہانت کی گئی یا جس کے لیے جادو کرائے۔
اسے عمران بن حصین سے طبرانی نے کبیر میں روایت کیا۔

Marfat.com

جو شخص شگون لے کر اپنے کام سے باز رہا بلاشبہ اُس نے شرک کیا۔
امام احمد اور طبرانی نے حضرت ابو عمرو سے روایت کیا۔

کفّارہ کی ادائیگی

طیرہ شرک ہے، طیرہ شرک ہے۔ جو شخص سفر کے ارادہ سے نکلے پھر وہ شگون لے کر باز رہا۔ بلاشبہ اُس نے کفر کیا اور جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل ہُوا اس کا عمل سے انکار کیا۔ کوئی نحوست نہیں ہے اگر ہوتی تو گھوڑے عورت اور مکان میں ہوتی ہے۔ جو شخص اپنے کام سے شگون لے کر باز رہا تو بلاشک اُس نے شرک کیا۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! اس کا کفارہ کیا ہے؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یہ پڑھے:

"کوئی طیر نہیں سوائے تیرے طیر کے، اور کوئی بھلائی نہیں سوائے تیری بھلائی کے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ فال بھیجنے والا ہے اور چھینک عادل گواہ۔ کوئی بدشگون نہیں ہے۔ کبھی مکان، گھوڑے اور عورت میں برکت ہوتی ہے۔"

اسے ترمذی اور ابن ماجہ نے حکیم بن معاویہ سے بیان کیا۔

"اے حاضر ہونے والے ہم تجھ سے تیرے منہ سے فال لیتے ہیں۔ ہام میں کچھ نہیں اور نظر سچی ہے۔ بہتر شگون فال ہے۔"

Marfat.com

اسے امام احمد و ترمذی نے حضرت جابر سے روایت کیا۔

"کوئی طیرہ نہیں، اس میں بہتر فال ہے جو نیک کلمہ ہے۔ اسے تم میں سے کوئی سُنے۔"

اسے امام احمد و مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

"نہ عدوی ہے اور نہ طیرہ، مجھے فال پسند ہے۔"

اسے دار قطنی نے متفق علیہ میں روایت کیا۔

دل میں کھٹک ہونا

حضرت ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ اُنھوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا تمھاری کیا رائے ہے کہ اپنی لونڈی کی طرف سے میرے دل میں کچھ کھٹک ہے۔ کیونکہ لوگوں سے سُنا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"اگر کچھ نحوست ہوتی ہے تو مکان، گھوڑے اور عورت میں ہوتی ہے۔"

تو اُنھوں نے اس بات سے انکار کیا کہ یہ بات حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے سُنی ہو اور سختی سے انکار کیا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ اُنھوں نے اس بات سے انکار کیا کہ حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا ہو کہ کسی چیز میں نحوست ہے اور فرمایا جب اس کی طرف سے تمھارے دل میں کھٹک ہے تو اسے جدا کردو۔ یعنی

Marfat.com

اسے فروخت کر دو یا آزاد کر دو۔ اسے ابن جریر نے بیان کیا۔

اُم المومنین کی ناراضگی

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوحسان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ دو شخص حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُنھوں نے بیان کیا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"نحوست، عورت، گھوڑے اور مکان میں ہوتی ہے"

اس پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت سخت ناراض ہوئیں اور کہا یہ نہیں فرمایا بلکہ یہ فرمایا کہ:

"انھیں زمانۂ جاہلیت کے لوگ منحوس سمجھتے تھے۔"

اسے ابن جریر نے بیان کیا۔

مکان کے فروخت کا حکم

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ایک عورت نے آکر عرض کیا، یارسول اللہ! ہم ایسے گھر میں سکونت رکھتے ہیں کہ اس سے قبل ہمارے ہاں کثرت سے مال و دولت تھا۔ پھر محتاج ہوگئے اور ہم میں بُرائی آگئی اور ہم جدا جدا ہوگئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

Marfat.com

"اُسے فروخت کردو یا چھوڑ دو۔ وہ اچھا نہیں ہے۔"

اسے ابن جریر نے بیان کیا۔

معلوم ہونا چاہیئے کہ اس باب میں کثرت سے احادیث آئی ہیں لیکن جتنی ہم نے بیان کردی ہیں یہی بہت ہیں۔ اور بعض احادیث میں طیرہ کے تاثیر کی نفی اور مطلقاً اس کے اعتقاد کی ممانعت سمجھی جاتی ہے۔ اور بعض احادیث سے اس کے مؤثر ہونے کا ثبوت یقینی معلوم ہوتا ہے جیسے عورت، مکان اور جانوروں میں یا تو یہ تاثیر ان میں فی الحال موجود ہو گی۔ یا یہ جاہلیت کے زمانہ کی باتیں ہیں۔ یہ تو نفی اور نہی کے معنوں میں ہے یا شرطیہ الفاظ سے وارد ہیں جیسے اگر کسی چیز میں نحوست ہوتی تو ان اشیاء میں ہوتی۔ اس کے معنی سے اللہ تعالیٰ ہی واقف ہے حالانکہ نحوست کسی شے میں نہیں ہے۔

اگر اس کا ثابت ہونا فرض کر لیا جائے تو صرف یہ چیزیں ہیں جہاں گمان اور مقام مانا جا سکتا ہے اور یہی مناسب بھی ہے اس لیے کہ یہ معنی اس حدیث کی بناء پر ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

"اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت کرتی تو یقیناً نظر سبقت کرتی۔"

اس مقام پر قاضی نے بحث کرتے ہوئے کہا کہ وجہ یہ ہے کہ لا طیرہ کے بعد شرطیہ کو لانا دلالت کرتا ہے کہ نحوست ان میں بھی نہیں ہے مطلب یہ ہے کہ اگر نحوست کا کہیں وجود ہوتا تو ان چیزوں میں ہوتا کیونکہ یہ چیزیں زیادہ اثر قبول کرنے والی ہیں لیکن نحوست کا وجود ان میں بھی

Marfat.com

نہیں ہے۔ پس ثابت ہُوا کہ حقیقتاً کسی چیز میں نحوست نہیں ہے۔ انتہیٰ

حقیقی مؤثر ذاتِ باری تعالیٰ ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے اس باب میں صراحت کے ساتھ نحوست کی ممانعت وارد ہوئی ہے۔ لہذا ان دونوں روایات میں مطابقت اس طرح ہو سکتی ہے کہ بالذات تاثیر ملنے کی ممانعت ہے اور ہر چیز میں حقیقی مؤثر صرف ذاتِ باری تعالیٰ ہے اور تمام مخلوق اُسی کی ہے اور تقدیر بھی اُسی کی جانب سے ہے اور ان چیزوں میں نحوست کا ثابت ہونا یہ اللہ تعالیٰ کی مشیّت و مرضی کے موافق ہے کہ ان میں وہ پیدا کر دے اور انہیں اسبابِ عادیہ میں سے بنایا جیسے آگ کہ یہ جلانے کے لیے ہے پس مخالفت بالذات تاثیر کی طرف راجع ہے اور اثباتِ اُمورِ عادیہ کی طرف۔ اور ان اشیاء کی خصوصیت کی حکمت علم شارع کی طرف حوالہ ہے۔

نحوست مختلف انواع میں

ایک قول یہ بھی ہے کہ عورت میں نحوست یہ ہوتی ہے کہ اپنے شوہر کے لیے ناشزہ، بانجھ اور نافرمان ہو یا خاوند کی نظر میں ناپسند اور بدصورت ہو۔

مکان میں نحوست یہ ہوتی ہے کہ وہ تنگ ہو اور اس کے ہمسائے بُرے

Marfat.com

ہوں یا آب ہوا خراب ہو۔

گھوڑے میں نحوست یہ ہوتی ہے کہ وہ سرکش ہو یا اُس کی قیمت زیادہ ہو یا اُس کی مصلحت کے ناموافق ہو۔ اسی طرح کی اور بھی کیفیات ہیں۔

نتیجہ

دراصل اس سلسلہ میں اس کا استعمال ایک قسم کا مجاز ہے اور نحوست باعتبار اُس ناپسندیدگی کے ہے جو ان اشیاء میں شریعت یا طبیعت کے مخالف ہو۔ اس کی تائید شرح السنۃ کی یہ روایت بھی کرتی ہے جیسا کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اگر کسی کے پاس ایسا مکان ہو جس میں اُسے رہنا ناپسند ہو یا عورت ہو کہ اُس کی ہم بستری سے ناخوش ہو۔ یا گھوڑا ہو کہ وہ اُسے ناپسند ہو تو چاہیئے کہ اُسے فروخت کر دے اور مکان تبدیل کر لے، بیوی کو طلاق دے دے۔ تاکہ اُس کے دل کی پریشانی اور ناپسندیدگی رفع ہو جائے جس طرح کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس شخص کے جواب میں فرمایا جس نے بارگاہ نبوی میں عرض کیا تھا یا رسول اللہ! ہم ایک ایسے مکان میں تھے جہاں ہمارے افراد تعداداً کثرت سے تھے آخر حدیث تک۔ تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اسے چھوڑ دو بُرا ہے۔ اور انھیں حکم دیا کہ اسے تبدیل کر لو تاکہ وہ ناپسندیدگی رفع ہو جائے نہ یہ کہ اس میں نحوست ہے۔ ثابت ہوا کہ شوم اور تطیر کی ممانعت اپنے حال پر باقی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہم نے وضاحت کے ساتھ احادیث عدویٰ کے عدم وجود اور اُس کے قائل ہونے اور اعتقاد رکھنے کی ممانعت میں بیان کر دی ہیں صرف ایک اعتراض باقی ہے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد عالیہ میں کہ فِرَّ مِنَ المجذُومِ کما تفرّ مِن الاسد۔ عدویٰ کی نفی کے بعد اور اس فرمان میں کہ بیمار اُونٹ تندرست اُونٹ میں نہ جائے اور ایک روایت میں ہے کہ لَا یُورِدُ مُمرِضٌ علی المُصِحِّ۔ اس ارشاد کے بعد کہ کسی کو کسی سے بیماری نہیں لگتی۔ باوجود اس کا ردّ فرمانے کے جبکہ ایک اعرابی نے کہا تھا۔ پھر یہ کیا ہے کہ اُونٹ دوڑ جھپٹ کرتا ہے گویا کہ وہ ہرن ہے۔ پس ایک بیمار اُونٹ آکر سب کو بیمار کرتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ پہلے اُونٹ کو کہاں سے بیماری لگی۔

ایک روایت میں ہے کہ ایک بدو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ! پہلے خارش اُونٹ کے ہونٹ

Marfat.com

یا پٹھے میں ہوتی ہے پھر تمام اُونٹوں میں پھیل جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا پہلے کو کہاں سے بیماری لگی لا عدوی ولا ھامّۃ ولا صفر۔ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک جان کو پیدا فرمایا اُسی نے اُس کی زندگی، مصیبت اور رزق مقرر کیا۔ بلاشبہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان دونوں روایتوں کو بیان کرتے ہیں یعنی یہ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا فرمان لا عدوی اور یہ کہ لا یُورِدُ مُمْرِضٌ علی المُصِحّ اس کے بعد پھر لا عدوی کی روایت سے خاموش ہو رہے اور لا یورد الیٰ آخرہ کی روایت پر قائم رہے۔ پس حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پہلی حدیث سے انکار کیا۔ لوگوں نے کہا کیا آپ لا عدوی کی حدیث بیان نہیں فرمایا کرتے تھے۔ تو پھر وہ ایسی بات فرمانے لگے جو نا قابل فہم تھی۔

ابو سلمہ نے کہا کہ میں نے نہیں دیکھا کہ اس حدیث کے سوا اور حدیث بھولے ہوں اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے چچا زاد بھائی حارث نے کہا کہ اے ابو ہریرہ! میں نے تم سے اس حدیث کے ساتھ دوسری حدیث کو بھی روایت کرتے سُنا کرتا تھا۔ اب آپ اس سے خاموش ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے لا عدوی۔ پس حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس کے اقرار سے انکار کیا اور فرمایا لا یورد ممرض علی مصح تب اُنھوں نے جرح کی یہاں تک کہ وہ ناراض ہو کر نا قابل فہم باتیں کرنے لگے۔ ابو سلمہ نے کہا مجھے اپنی عمر کی قسم یقیناً ابو ہریرہ ہم سے بیان کرتے تھے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا عدوی پس اب میں نہیں جانتا کہ کس نے

Marfat.com

انھیں بھلا دیا یا کس نے دونوں قولوں میں سے کسی ایک کو منسوخ کر دیا۔

اگر تم یہ اعتراض کرو کہ جب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی روایت سے انکار کیا تو اب یہ ثابت نہ ہوئی تو میں جواب میں کہوں گا کہ اس سلسلہ میں اصولی بحث گزر چکی ہے اور راوی کے انکار سے مطلقاً عدم ثبوت نہیں ہوتا اور اگر ہم تسلیم بھی کر لیں تب بھی لاعدویٰ کا ثبوت دوسری بہت سی اسناد سے ثابت ہے جس طرح کہ ہم نے اس سے قبل بیان کیا۔

پس اَب تعارض عدوی کی نفی اور مجذوم سے فرار کے حکم کے درمیان تعدیہ لہ عدویٰ کی نفی اور فرمان لا یحل یا لا یورد الی آخرہ کے درمیان واقع ہو گیا۔ لہٰذا ہم ذکر کرتے ہیں جو علماء نے عدویٰ کی نفی اور مجذوم سے فرار کے حکم کی مطابقت میں بیان فرمایا ہے کیونکہ اس سلسلہ میں یہی مشہور ہے۔ اسی سے دوسری حدیث کی تطبیق کی وجہ بھی معلوم ہو جائے گی۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب۔

اب ہم کہتے ہیں کہ کرمانی نے صحیح بخاری کی شرح میں فرمایا کہ لاعدویٰ کے قول کا مطلب یہ ہے کہ بالطبع کسی کو کسی سے بیماری نہیں لگتی لیکن جو کچھ ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی قضاء اور اجراءِ عادت سے ہوتا ہے۔ اسی لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیمار اونٹ کو تندرست اونٹ کے پاس لے جانے کو منع فرمایا اور فرمایا کہ کوڑھی سے بھاگ۔ الی آخرہ۔ ایک قول یہ ہے کہ یہ فرار لاعدویٰ سے مستثنیٰ ہے۔

Marfat.com

نورپشتی نے فرمایا کہ لاعدوی کی تاویل میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض نے تو یہ کہا کہ اس سے مراد عدوی کی نفی اور اس کا ابطال ہے جیسا کہ ظاہر حدیث اور عدوی پر قرائن اور سیاقِ کلام دلالت کرتا ہے۔ اکثر کا یہی مذہب ہے۔ اور بعض کی یہ رائے ہے کہ عدوی کا ابطال مراد نہیں۔

کیونکہ حضور سید یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کوڑھی، کوڑھی سے ایسے بھاگے جیسے شیر سے بھاگتا ہے۔"

اور فرمایا کہ:

"بیمار تندرست پر نہ جائے۔"

بلاشبہ اس سے اس چیز کی نفی مراد ہے جو طبیعت والے اعتقاد رکھتے تھے۔ ان کا خیال یہ تھا کہ امراض متعدی اور یقینی مؤثر ہوتے ہیں تو انھیں تنبیہ فرمادی کہ خبردار یہ بات نہیں ہے جیسا کہ تم گمان کرتے ہو بلکہ وہ مشیتِ الٰہی کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ اگر وہ چاہے تو ایسا ہو جائے اور وہ نہ چاہے تو کچھ نہ ہو۔ اس مفہوم پر فرمان نبوی مشیر ہے کہ:

"پہلے کو کہاں سے بیماری لگی"۔

یعنی اگر تمھارے خیال میں یہی بات ہے کہ بیماری کا متعدی ہونا مرض کی وجہ سے ہے اور کسی وجہ سے نہیں؟ تو پہلے کو کہاں سے لگی۔ آپ نے یہ فرما کر واضح کر دیا کہ "کوڑھی سے بھاگ"۔ اور یہ کہ "بیمار تندرست پر

Marfat.com

نہ جائے" کیونکہ ان سے ملنا جلنا علّت کا سبب ہے۔ پس بچنا چاہیے جس طرح ٹیڑھی دیوار اور شکستہ کشتی سے بچتے ہیں۔ پہلے گروہ نے دوسرے گروہ کے استدلال کو انہی دونوں احادیث سے رد کیا ہے کہ ان دونوں میں جو ممانعت ہے تو وہ دونوں باتوں میں کسی ایک کے اختیار کرنے والے پر شفقت کے لیے ہے کہ فی نفسہ اسے علّت لگ جائے یا اونٹوں کو بیماری لگ جائے تو وہ اعتقاد کرنے لگے گا کہ عدوی حق ہے۔ کہا ہے کہ دوسرے قول والوں کی تاویل دونوں میں سے بہتر ہے۔ کیونکہ ان میں روایت شدہ احادیث کی مطابقت ہے۔

اب پہلے قول پر غور کیجیے تو یہ اُصول طبیہ کو معطل کر دینے پر مقتضی ہے حالانکہ شریعت طبّی اصول کو بیکار و معطل کرنے کے لیے نہیں آئی بلکہ اس کے اثبات اور معتبر ہونے کے واسطے آئی ہے۔ اس طور پر کہ اصول توحید کے خلاف نہ ہو اور جیسا کہ ہم نے بیان کیا ہے اس کے ماننے پر کوئی خلاف نہیں ہوتا۔

رہا یہ استدلال کہ سیاقِ کلام کا قرینہ! بلاشبہ ہم ایسا پاتے ہیں کہ شارع علیہ السلام نہی کو حرام اور مکروہ اور وہ جو کسی ایک پہلو سے ممنوع ہو اور وہ جو کئی اعتبار سے ممنوع ہو کر درمیان میں جمع کر دیتے ہیں۔ ہمارے اس قول کے صحت کی دلیل یہ ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کوڑھی سے جو بیعت کرنے آیا تھا فرمایا:

"ہم نے تمھاری بیعت قبول کر لی۔ اب تو جا۔"

اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس کوڑھی سے جس کا ہاتھ پکڑ کر

Marfat.com

اپنے ہاتھ مبارک کے ساتھ ایک پیالے میں رکھا تھا فرمایا:

"اللہ پر بھروسہ اور توکل کر کے کھا۔"

ان دو احادیث کے مابین مطابقت ماسوا ایں وجہ کے کوئی نہیں ہے کہ پہلی حدیث اتلاف کے اسباب سے بچنے کو ظاہر کرتی ہے اور دوسری حدیث مشارکتِ اسباب کے ساتھ اللہ تعالیٰ پر توکل بتاتی ہے تاکہ حدیثِ اوّل کے ہمراہ اسباب سے تعرض ثابت ہو اور یہ سنت ہے۔ اور دوسری حدیث سے اسباب کا ترک ثابت ہو کہ یہ ایک حالت ہے۔

کوڑھی کی بیعت کی مقبولیت

طیبی نے اس حدیث میں جو عمرو بن شرید سے روایت ہے کہا کہ ثقیف کے وفد میں ایک کوڑھی آدمی تھا۔ پھر حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے کہلا بھیجا کہ:

"ہم نے تیری بیعت قبول فرمالی اب تو چلا جا۔"

اسے مسلم نے روایت کیا ہے کہ یہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے رخصتی کا ارشاد ہے اس آدمی کے لیے جسے توکل کا درجہ حاصل نہ ہو تاکہ وہ اسباب کی رعایت کیا کرے کیونکہ موجودات کی ہر شے میں خاصیت اور اثر ہے جسے ذاتِ الٰہ العالمین نے اس میں ودیعت فرمایا ہے۔

جُذامی کا بدبودار ہونا

علامہ بغوی نے فرمایا کہ ایک قول یہ ہے کہ کوڑھی میں ایک قسم کی بدبو

Marfat.com

ہوتی ہے، جو اُس کے پاس زیادہ بیٹھے اور اُس کے ساتھ کھانا پینا، اُٹھنا بیٹھنا زیادہ رکھے اُسے بیمار کر دیتی ہے باوجودیکہ متعدی امراض میں سے نہیں ہے بلکہ طبّی معاملات میں سے ہے۔ جیسے کہ خراب چیز کھانے اور بدبودار چیز کو سونگھنے اور کسی ایسے مکان میں رہنے سے جس کی ہوا موافق نہ ہو ضرر پہنچ جاتا ہے حالانکہ یہ تمام باتیں اللہ تعالیٰ کے امر سے ہوتی ہیں اور وہ چیزیں کسی کو بذاتہٖ ضرر دینے والی نہیں مگر امرِ الٰہی سے۔

بیماری امرِ الٰہی ہے

حضرت شیخ امام حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نخبۃ الفکر کی شرح میں فرماتے ہیں کہ ان دونوں میں مطابقت کی وجہ یہ ہے کہ یہ امراض طبع کے ساتھ ہمیشہ ساتھ رہنے والی نہیں ہے لیکن اللہ العالمین نے ایسے بیمار کے ساتھ ملاقات کو تندرست کے لیے سبب تصوّر کیا ہے کہ اس کی بیماری اس حد تک تجاوز نہ کر جائے۔ پھر کبھی یہ مرض اپنے سبب سے تخلف بھی کر جاتا ہے جیسے اور سبب میں ہوتا ہے۔ اسی طرح ابن الصلاح نے دوسروں کی اتباع میں تطبیق کی ہے اور دونوں میں سب سے بہتر تطبیق یہ ہے کہ یوں کہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ممانعت عدویٰ میں اپنے عموم پر باقی ہے اور آپ کا یہ ارشاد کہ:

"کسی چیز کو کسی چیز سے بیماری نہیں لگتی۔"

صحیح ہے اور یہ بھی کہ:

Marfat.com

Marfat.com

محفوظ رہے، جزاہ اللہ تعالیٰ عن اُمتہٖ خیر الجزاء۔ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کو اپنی اُمت کی طرف سے بہتر بدلہ دے اور آپ کو وسیلہ، فضیلہ اور لواء الحمد مرحمت فرمائے۔ صَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشَرَّفَ وَکَرَّمَ۔

یہ شیخ کی تقریر ہے چونکہ اُنھوں نے حضور نبی کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم پر درود بھیج کر بحث کا اختتام کیا۔ لہٰذا ہم نے بھی درود پر اپنے کلام کو ختم کر دیا۔ وَاللہُ تَعَالیٰ اَعْلَمُ وَصَلَّی اللہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَعَلیٰ اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَحِزْبِہٖ وَسَلَّمَ۔

تمّت

Marfat.com

Marfat.com

ہماری نئی مطبوعات

میلادِ رسولِ اعظم ﷺ	مؤلف:۔ حضرت شیخ محمد عبد الحق محدث دہلوی
جمال قرب الٰہی	مرتبہ:۔ سید غلام دستگیری زیدی نقشبندی
جمال ذکر الٰہی	مرتبہ:۔ سید غلام دستگیری زیدی نقشبندی
زہد کی حقیقت	مؤلف حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ
مراقبہ کی حقیقت	مؤلف:۔ حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ
توبہ کی حقیقت	مؤلف حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ
علم کی حقیقت	مؤلف:۔ حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ
تذکرۃ الروح	مؤلف:۔ حضرت علامہ جلدل الدین سیوطی
تذکرۃ الموت	مؤلف:۔ حضرت علامہ جلدل الدین سیوطی
تذکرۃ القبر	مؤلف:۔ حضرت علامہ جلدل الدین سیوطی
عاشورہ	مؤلف:۔ حضرت شیخ محمد عبد الحق محدث دہلوی

Marfat.com